ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۵/اکتوبر ۲۰۰۱ء شمارہ ۴۰

۱۷/رجب ۱۴۲۱ہجری ☆ ۵/اخاء ۱۳۸۰ ہجری شمسی

حرص کی تباہ کاریاں

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”حرص سے بچو۔ کیونکہ اسی برائی نے پہلوں کو برباد کیا، ان کو قطع رحمی پر آمادہ کیا اور انہوں نے رحمی رشتے کاٹ دئے۔ اور ان کو بخل کی ترغیب دی اور وہ بخیل بن گئے اور ان کو فسق و فجور کی راہ دکھائی اور وہ فاسق و فاجر بن گئے۔

(مسند احمد بن حنبل)

کینیا میں امسال سینتیس (۳۷) لاکھ سترہ (۱۷) ہزار سے زائد افراد بیعت کرکے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوئے

۷۰ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا۔ ۷ مساجد اور ۱۴ تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا۔ ۲۱۵ تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز منعقد ہوئے

جبوتی میں ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد۔ اریٹیریا میں آٹھ لاکھ سے زائد اور ایتھوپیا میں پچاس لاکھ پینسٹھ ہزار سے زائد افراد کی جماعت احمدیہ میں شمولیت۔ جبوتی اور ایتھوپیا میں جماعت کی پہلی مساجد کی تعمیر کا آغاز

تنزانیہ میں امسال تہتر (۷۳) لاکھ سے زائد افراد نے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی

۸۱ مقامات پر جماعت کا نفوذ ہوا۔ ۲۱ مساجد کا اضافہ اور ۱۱۷ تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز کا انعقاد

ملاوی میں امسال بیعتوں کی تعداد ایک لاکھ اسّی ہزار اور موزمبیق میں دس لاکھ سے بڑھ چکی ہے

(گزشتہ ایک سال میں دعوت الی اللہ کے ثمرات کے تعلق میں کینیا، جبوتی، اریٹیریا، ایتھوپیا، تنزانیہ، ملاوی اور موزمبیق میں جماعتی ترقی اور اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید کے ایمان افروز واقعات کا بیان)

(قسط نمبر ۳)

حضور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ جرمنی کے دوسرے روز کے بعد دوپہر کے اجلاس میں اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

کینیا(KENYA)

کینیا ان ممالک میں سے ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ کینیا میں دوران سال 70 نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ جن میں سے 56 مقامات پر باقاعدہ نظامِ جماعت قائم ہو چکا ہے۔ دورانِ سال بارہ (۱۲) مساجد انہوں نے تعمیر کی ہیں اور پانچ (۵) بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ چودہ (۱۴) تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ اب ایسے مراکز کی کل تعداد

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

آنحضرت ﷺ کا کسی کے ہاتھ سے قتل نہ کیا جانا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے اور قرآن شریف کی صداقت کی دلیل ہے

دشمنوں کے شرّ سے آنحضرت ﷺ کی معجزانہ حفاظت کے ایمان افروز واقعات کا بیان

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۱/ستمبر ۲۰۰۱ء)

(لندن۔۲۱/ستمبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آیت قرآنی ﴿وَاللّٰهُ يَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ کے حوالہ سے بتایا کہ اس میں آنحضرت ﷺ سے عصمت کا وعدہ ہے جس میں جسمانی طور پر ہر قسم کے خطرات سے آپ کو محفوظ رکھنا اور غیر معمولی حالات میں معجزانہ طور پر حفاظت کرنا ہے۔ اور دوسرے اس سے عصمت معنوی بھی مراد ہے یعنی اللہ تعالیٰ آپؐ کو دشمنوں کے نہایت ناپاک الزامات سے محفوظ رکھے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ آیت مکہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی تھی۔ بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ یہ مدینہ میں نازل ہوئی۔ بعض کا کہنا ہے کہ یہ پہلے مکہ میں نازل ہوئی تھی اور پھر مدینہ میں بھی نازل ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ کو مکی دور میں زیادہ خطرہ تھا۔ اگر آپ کو مکی دور میں حفاظت کا وعدہ نہ ہوتا تو آپ کے دل کو کیسے قرار ملتا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس تعلق میں بعض احادیث بھی پیش فرمائیں اور بتایا کہ جب آنحضرتؐ کو رسالت کے ساتھ مبعوث کیا گیا تو آپ کی سخت مخالفت ہوئی۔ حضرت ابو طالب ہر روز بنی ہاشم کے کچھ لوگ حفاظت کے لئے بھجوایا کرتے تھے مگر جب یہ آیت ﴿وَاللّٰهُ يَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ نازل ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے جنّ و انس سے محفوظ رکھا ہے مجھے محافظ کی ضرورت نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے ایسی روایات بھی پیش فرمائیں کہ کس طرح صحابہؓ آنحضرت ﷺ کی حفاظت کے لئے ڈیوٹیاں دیا کرتے تھے۔ اسی طرح حضور نے بتایا کہ ایک دفعہ مکہ کے ۸۰ آدمی تنعیم نامی پہاڑ سے اتر کر آنحضرتؐ اور صحابہؓ پر حملہ کرنے کے لئے آئے مگر وہ پکڑے گئے۔ اور جب انہیں آنحضرت ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپؐ نے ان سب کو معاف فرما دیا۔

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

پینتالیس (۴۵) ہو گئی ہے۔ دورانِ سال انہوں نے ۲۱۵ کی تعداد میں تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز کا انعقاد کیا۔ جن میں چودہ ہزار پانچ سو سے زائد کی تعداد میں آئمہ، معلمین، داعیان الی اللہ اور دیگر نو احمدی احباب نے تربیت حاصل کی۔ کینیا میں اس وقت ستر (۷۰) سے زائد تربیتی سنٹر کام کر رہے ہیں۔ کینیا کی امسال کی بیعتوں کی مجموعی تعداد ۷ ۳ لاکھ، ۱۷ہزار سے بڑھ چکی ہے۔

امیر صاحب کینیا بیان کرتے ہیں کہ : ایک دلچسپ واقعہ گزشتہ دنوں پیش آیا۔ مسانبونی (MSAMBUNI) کے علاقہ میں ہمارا ایک تبلیغی جلسہ تھا۔ عین جلسہ شروع ہونے کے وقت ایک مولوی اپنے ساتھ تین چار سنی مولویوں کو لے کر جلسہ میں پہنچ گیا۔ ان کی نیت جلسہ خراب کرنے کی تھی۔ ان کا بڑا مولوی کہنے لگا کہ مَیں نے احمدی مبلغ سے کچھ سوال پوچھنے ہیں اور سب کے سامنے پوچھنا ہے اور ان کو جواب ہاں یا نہ میں دینا ہوگا۔ کیونکہ تفصیل میں یہ لوگ دھوکہ دیتے ہیں۔

اس پر ہمارے مبلغ نے کہا ٹھیک ہے اور اُس مولوی کو کہا کہ تم سوال کرو پھر میں بھی کچھ سوال کروں گا، آپ کو بھی جواب ہاں یا نہ میں دینا ہوگا۔

مولوی نے پہلا سوال کیا کہ کیا آپ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں یا نہیں۔ اس کا خیال تھا کہ اگر کہیں گے کہ ہاں نبی مانتے ہیں تو شور مچا دیں گے کہ دیکھو نبی اکرم ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔

اس پر مبلغ نے کہا کہ جواب تو مَیں دوں گا لیکن جواب سے پہلے میرا بھی ایک چھوٹا سا سوال ہے۔ مولوی نے کہا کہ ہاں کہو۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے شراب پینی چھوڑ دی ہے یا نہیں۔ ہاں یا نہ میں جواب دو۔ کیونکہ بعض لوگوں کو علم تھا کہ یہ مولوی شراب پیتا ہے۔ اس سوال پر مولوی لاجواب ہو گیا اور لوگوں کے شور مچانے پر مولویوں کو مجبوراً جلسہ چھوڑنا پڑا اور یہ کہہ کر بھاگ گئے کہ آج ہمیں جلدی ہے، پھر کسی دن مناظرہ کریں گے۔ اس علاقہ میں اب تک اللہ کے فضل سے ۳ لاکھ ۱۰ہزار ۱۶۵ بیعتیں ہو چکی ہیں۔

ایلڈوریٹ کی جامع مسجد جو کہ سنیوں کی ہے، وہاں کا امام عبداللہ عرف عبدی صومالی ہے۔ اس نے اچانک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اپنے خطبہ جمعہ میں گند بولنا شروع کر دیا۔ کچھ دنوں میں ہی اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کئے کہ اُس ملاّ کی بعض گندی حرکتوں کی وجہ سے اُسے مسجد سے نکال دیا گیا اور سارے علاقہ میں وہ بہت ذلیل ہوا۔ اس کی ان گندی حرکتوں کی تشہیر کی ضرورت نہیں۔ اس علاقہ میں اب تک دو (۲) لاکھ اناسی (۷۹) ہزار چھ سو بارہ (۶۱۲) افراد جماعت احمدیہ مسلمہ میں داخل ہو چکے ہیں۔

رِفٹ ویلی میں بانجا ٹاؤن میں اس وقت ہماری ایک مضبوط جماعت قائم ہے۔ کچھ عرصہ قبل اس علاقہ میں ایک شخص محمد نڈوٹے جماعت کی بہت مخالفت کرتا تھا اور اُس نے ہمارے معلم کا جینا حرام کر رکھا تھا۔ حتیٰ کہ جب معلم کی تبدیلی کسی اَور جگہ کی گئی تو نڈوٹے اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر وہاں بھی پہنچ گیا۔ یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بہت گند بکتے تھے۔ سنیوں کی مسجد میں بھی اُن کی چودھراہٹ تھی اور نڈوٹے اس مسجد کا چیئرمین بھی تھا۔ کچھ ماہ قبل مسجد کے بارہ میں کوئی جھگڑا اٹھا تو لوگوں نے نڈوٹے کو ذلیل کر کے نہ صرف مسجد سے بلکہ اس قصبے سے بھی نکال باہر نکال دیا۔ اُس کی ذلت کے ساتھ جماعت کے لئے آسانی پیدا ہو گئی اور اس علاقہ میں عیسائیوں اور سنیوں میں سے پینتالیس (۴۵) ہزار کے قریب افراد نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی جو اب مالی نظام سے بھی منسلک ہو چکے ہیں۔

امیر جماعت کینیا بیان کرتے ہیں:

بڑے شہروں میں سے کریچو (Kricho) کا علاقہ بھی ہے۔ یہاں پر ہمارے معلمین کا رابطہ ہوا ہے۔ اس سے پہلے ساتھ والے شہر نکُوزُوْ میں جماعت کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ نکُوزُوْ سے کریچو رابطہ کیا گیا۔ خدا کے فضل سے اس علاقہ میں احمدیت کا پودا لگ گیا ہے اور پچاس کے قریب بیعتیں مل چکی ہیں۔

فیض احمد صاحب مبلغ کینیا بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ قبل ممباسہ مسجد میں تربیتی کلاس تھی۔ اس دوران BURANI گاؤں سے ایک لڑکا آیا اور جوتیوں سمیت مسجد میں داخل ہو گیا۔ جب اُس کو دوسرے لڑکوں نے ایسا کرنے سے منع کیا تو اُس نے بڑی حقارت سے کہا کہ یہ کونسی مسجد ہے، مسجد تو مسلمانوں کی ہوتی ہے، قادیانی تو کافر ہیں، اُن کا تو قرآن بھی الگ ہے اور نبی بھی الگ ہے۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کرتا رہا۔

فیض صاحب بیان کرتے ہیں کہ گزشتہ دنوں خاکسار بورانی کے علاقہ میں دورہ پر گیا۔ میرے ساتھ قائد خدام الاحمدیہ بھی تھے۔ راستہ میں ہمیں ایک نوجوان وھیل چیئر پر ٹانگوں سے معذور بیٹھا ہوا ملا۔ قائد صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ نے اس کو پہچانا ہے؟۔ مَیں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ وہی شخص ہے جو جوتیوں کے ساتھ مسجد میں آیا تھا اور کہتا تھا کہ یہ کونسی مسجد ہے، مسجد تو مسلمانوں کی ہوتی ہے۔

اس نوجوان کے ساتھ یوں ہوا کہ وہ ناریل کے درخت پر چڑھا اور وہاں سے اچانک گر گیا اور اس کی دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئیں اور باوجود علاج کے ٹھیک نہ ہو سکیں۔ احمدیت کی تائید میں تبشیری نشان بھی ظاہر ہو رہے ہیں اور انذاری بھی۔

مالی نظام کا ایک شاندار پہلو مساجد کے لئے پلاٹس ہیں۔ اس معاملہ میں نومبایعین بہت جوش رکھتے ہیں۔ مریاکانی کے علاقہ میں گزشتہ ایک سال میں خدا کے فضل سے تیرہ (۱۳) جماعتوں میں نومبایعین نے مساجد کے لئے پلاٹس پیش کئے ہیں۔

قادیانی علاقہ میں، یہ قادیانی علاقہ میں احمدیوں کو قادیانی نہیں کہہ رہا۔ اس علاقے کا نام ہی قادیانی ہے۔ قادیانی علاقہ میں ہر جماعت میں نومبایعین مسجد کے لئے پلاٹ پیش کر رہے ہیں اور خدا کے فضل سے اس وقت تک اس علاقہ میں بتیس (۳۲) جماعتیں مالی نظام میں شامل ہو چکی ہیں۔

نیانزا اور مابیرا ریجن میں بھی ہر نئی بننے والی جماعت مساجد کے لئے پلاٹس پیش کر رہی ہے۔ مابیرا کا علاقہ جو کہ کوریا قبیلہ کا ہے۔ وہاں پر خدا کے فضل سے بہت ہی مخلص اور قربانی کرنے والی جماعتیں بن رہی ہیں اور ہر نئی جماعت کو شوق ہے کہ پہلے اُن کے گاؤں میں مسجد بنے۔

یہی حال دیگر علاقوں کا ہے۔ کوسٹ ریجن سے فیض احمد صاحب مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ پندرہ (۱۵) کے قریب مقامات ایسے ہیں جہاں پر احمدیوں نے مفت پلاٹ جماعت کو پیش کئے ہیں۔ تیرہ (۱۳) مقامات پر اس وقت تک جماعت کی مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔

یہی حال ویسٹرن کے علاقہ میں ہے اور علاقہ رِفٹ ویلی میں بھی ہے۔ امیر صاحب کینیا لکھتے ہیں کہ نومبایعین کی طرف سے مالی چندوں کے علاوہ مساجد کے لئے پلاٹس اور وہ بھی مفت پیش کرنا ایک بہت بڑی تبدیلی ہے۔ ایسے ایسے غریب علاقے ہیں کہ مفت چیز ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ خرید کر لینا بھی مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ انہی لوگوں سے ایسے ایسے قربانی کرنے والے لوگ عطا کر رہا ہے۔

عبداللہ حسین جمعہ صاحب جو مریاکانی (MARIAKANI) میں متعین ہیں، لکھتے ہیں کہ مریاکانی ممباسہ شہر سے پینتیس کلومیٹر دور ہے اور یہاں بہت غربت ہے۔ نومبایعین کو مالی نظام میں شامل کرنے کی تحریک کے دوران گزشتہ چند ماہ میں اس علاقہ میں ایک ہزار نومبایعین نے مالی نظام میں شمولیت کی ہے۔

عبداللہ حسین جمعہ ایک خاتون کے اخلاص کا ذکر کرتے ہیں کہ وہ ان کے پاس آئیں اور انہوں نے کہا کہ میرے پاس نقدی نہیں ہے چندہ کے لئے۔ مگر ٹماٹروں کی کاشت کرتی ہوں اور اپنی ٹماٹروں کی ایک فصل آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں اور کہیں تو مَیں ٹماٹر لے آتی ہوں آپ ان کو بیچ دینا۔ لیکن پھر جب وہ دوبارہ آئیں تو پچاس شلنگ کا ایک نوٹ چندہ کے لئے دیا اور کہا کہ میرے تمام ٹماٹر بک گئے تھے۔ غرضیکہ اس طرح انہوں نے اپنی پوری فصل کی قربانی پیش کر دی۔

اسی طرح بعض عورتیں، مرغیوں کے انڈے، مرغیاں یا دیگر اجناس لے کر آتی ہیں تو اُنہیں اُن اجناس کی قیمت کے مطابق رسید دیدی جاتی ہے۔ اس معاشرے میں یہ قربانی ایک بہت بڑی تبدیلی ہے۔

جبوتی (DJIBOUTI)

یہ ملک جماعت کینیا کے سپرد کیا گیا تھا۔ گزشتہ سال انہوں نے یہاں پہلی مرتبہ احمدیت کا پودا لگایا تھا اور پچاس (۵۰) ہزار سے زائد بیعتیں حاصل کی تھیں۔

امسال جماعت کینیا نے جبوتی میں غیر معمولی کام کی توفیق پائی۔ سارا سال کینیا سے وہاں تبلیغی وفود جاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی محنت کو قبول فرمایا اور امسال جبوتی کی بیعتوں کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار سے آگے بڑھ چکی ہے اور دس (۱۰) مقامات پر جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

جبوتی میں جماعت کی پہلی مسجد GAWELO (گاویلو) کے علاقہ میں زیر تعمیر ہے۔ پانچ دیگر مقامات پر بھی نومبائعین نے مساجد کیلئے پلاٹس پیش کئے ہیں۔ جہاں انشاءاللہ جلد مساجد تعمیر ہوں گی۔

اریٹریا (ERITREA)

براعظم افریقہ کا یہ ملک بھی کینیا جماعت کے سپرد کیا گیا تھا۔ جماعت کینیا نے گزشتہ سال یہاں نفوذ کیا تھا اور 36 ہزار سے زائد بیعتیں حاصل کی تھیں۔ امسال جماعت کینیا نے ERITREA میں بھی تاریخ ساز کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ اور اس ملک کی بیعتوں کی تعداد آٹھ لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔ اور ساٹھ (۶۰) مقامات پر باقاعدہ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ اس ملک میں بھی دو (۲) سال قبل کوئی احمدی نہیں تھا اور اب آٹھ (۸) لاکھ سے زائد احمدی خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک ہو چکے ہیں۔

ایتھوپیا (ETHIOPIA)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: یہ حبشہ کا ملک ہے جہاں حضرت بلال حبشیؓ ہوتے تھے اور اس ملک کو فتح کرنے کی بڑی دیر سے دل میں تمنا تھی۔ اب اللہ تعالیٰ نے خود ہی حبشہ میں حیرت انگیز تبدیلیوں کے سامان پیدا فرما دیئے ہیں۔ اس کا سہرا بھی جماعت کینیا کے سر پر ہے۔

جماعت کینیا نے تبلیغی وفود یہاں بھجوائے جنہیں آغاز میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن انہوں نے صبر وہمت سے اپنا کام جاری رکھا۔ گزشتہ سال ایتھوپیا کی بیعتوں کی تعداد چھتیس (۳۶) ہزار تھی جب کہ امسال اس کے مقابل پر ان کی بیعتوں کی تعداد پچاس (۵۰) لاکھ پینسٹھ (۶۵) ہزار سے بڑھ چکی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

یہاں نوے (۹۰) مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے اور نئی جماعتیں بنی ہیں۔ ایتھوپیا میں جماعت کی پہلی مسجد MEGA کے مقام پر زیر تعمیر ہے جس کا نام

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

تقریر بر موقع انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء

ملینیم سکیم
اور جماعت احمدیہ کا والہانہ لبّیک

(نصیر احمد قمر ۔ ایڈیشنل وکیل الاشاعت ۔لندن)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

﴿هُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ﴾(سورۃ الصف: ۱۰)

"یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کردے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے...... اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعودؑ کے وقت میں ظہور میں آئے گا"۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد۲۳ صفحہ ۹۱)

اس عالمگیر غلبۂ اسلام کے لئے فتح اسلام کا جو عظیم الشان منصوبہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمایا اس کی پانچ شاخوں میں سے ایک شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے اور دوسری شاخ اشتہارات کے جاری کرنے کا سلسلہ ہے۔

حضور علیہ السلام نے جس محنت اور جانفشانی کے ساتھ، اپنا جگر خون کر کے احیاء دین اور اعلاء کلمۂ اسلام کے لئے دن رات ایک کیا اور اس منصوبہ کی ہر شاخ کو پروان چڑھایا اس کی تفصیلات کا تو یہ موقعہ نہیں ۔ آپ صرف اس بات سے اندازہ لگائیں کہ سو سال پہلے ہندوستان کے ایک چھوٹے سے قصبہ قادیان میں بیٹھ کر، اس زمانے کی مشکلات اور کئی قسم کی مالی تنگیوں کے باوجود، حضور علیہ السلام نے تن تنہا متعدد نہایت بلند پایہ علمی تصنیفات کے علاوہ ہزار ہا اشتہارات شائع کر کے دنیا بھر میں بھجوائے ۔۱۸۹۰ء تک آپ بیس ہزار سے زیادہ اشتہارات "اسلامی حجتوں کو غیر قوموں پر پورا کرنے کے لئے" شائع فرما چکے تھے۔

'ازالہ اوہام' میں جو ۱۸۹۱ء کی تصنیف ہے آپ فرماتے ہیں کہ:

"یہ عاجز اسی قوت ایمانی کے جوش سے عام طور پر دعوت اسلام کے لئے کھڑا ہوا اور بارہ ہزار کے قریب اشتہارات دعوت اسلام رجسٹری کرا کر تمام قوموں کے پیشواؤں اور امیروں اور والیانِ ملک کے نام روانہ کئے ۔ یہاں تک کہ ایک خط اور ایک اشتہار بذریعہ رجسٹری گورنمنٹ برطانیہ کے شہزادہ ولی عہد کے نام بھی روانہ کیا اور وزیر اعظم تخت انگلستان گلیڈسٹون کے نام بھی ایک پرچہ اشتہار اور خط روانہ کیا گیا۔ ایسا ہی شہزادہ بسمارک کے نام اور دوسرے نامی امراء کے نام مختلف ملکوں میں اشتہارات و خطوط روانہ کئے گئے...... اور ظاہر ہے کہ یہ کام بجز قوت ایمانی کے انجام پذیر نہیں ہو سکتا"۔(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۵۶ حاشیہ)

اور آئینہ کمالات اسلام میں جو ۱۸۹۲ء کی تصنیف ہے آپ فرماتے ہیں کہ آپ نے:

"بارہ ہزار کے قریب خط اور اشتہار الہامی برکات کے مقابلہ کے لئے مذاہب غیر کی طرف روانہ کئے ۔ بالخصوص پادریوں میں سے شاید ایک بھی نامی پادری یورپ اور امریکہ اور ہندوستان میں باقی نہیں رہا ہو گا جس کی طرف خط رجسٹری کر کے نہ بھیجا ہو"۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۴۸)

دسمبر ۱۹۰۰ء تک اکیس برس کے عرصہ میں براہین احمدیہ سے لے کر آپ نے چالیس کتب تالیف فرمائی تھیں اور ساٹھ ہزار کے قریب اشتہارات شائع فرما چکے تھے۔

(دیکھئے اربعین نمبر ۳، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۸)

آپؑ کی زندگی میں صرف اشتہارات کی کُل تعداد اشاعت کا اندازہ ۷۸ سے ۸۰ ہزار کا ہے۔

آپؑ نے جو اشتہارات شائع فرمائے ان میں بڑے اور لمبے اشتہارات بھی تھے اور چھوٹے بھی۔ بعض اتنے چھوٹے کہ جلی قلم سے بھی لکھے جائیں تو A5 سائز کے ایک صفحہ پر آ سکتے ہیں۔ بعض اشتہارات صرف چند سطروں کے ہیں۔ لیکن حق و حکمت سے بھرپور ان مختصر کلمات میں وہ نورانیت، وہ قوت اور شوکت ہے کہ اس سے جھوٹ اور شرک کے بلند و بالا قلعے زمین بوس ہوتے چلے جاتے ہیں۔

آپؑ کے دل میں شدید تڑپ تھی کہ دنیا میں خدا کی سچی توحید قائم ہو اور شرک کا خاتمہ ہو۔ آپؑ نے اس کے لئے ہر ممکن ذریعہ کو اختیار فرمایا۔ کبھی فرمایا: "مَیں کس دف سے" منادی کروں تا لوگوں کو علم ہو کہ ان کا ایک زندہ خدا ہے۔ کبھی فرمایا "ہمارے بس میں ہو تو فقیروں کی طرح" گھر گھر دستک دے کر اسلام کا زندگی بخش پیغام دیں۔ ایک دفعہ آپ کے ایک صحابی ایک مناظرہ میں کامیابی کی خوشخبری لے کر آئے تو حضورؑ نے فرمایا کہ "مَیں نے تو یہ سمجھا کہ یہ خبر لائے ہیں کہ گویا یورپ مسلمان ہو گیا"۔

☆......☆......☆......☆

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہا یہ فرمایا ہے کہ آپ کے عہد خلافت کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک دور سے بہت سی مماثلتیں حاصل ہیں۔ سو سال پہلے کی تاریخ ایک نئے رنگ میں اس عہد خلافت میں دہرائی جا رہی ہے۔ اور مسیح پاک علیہ السلام کے الہامات اور آپؑ کی دعاؤں کا فیض ایک نئی شان سے اس دور میں جلوہ نمائی فرما رہا ہے۔

آج سے سو سال پہلے ۱۹۰۱ء تک گو حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے اشتہارات اور چند کتب انگریزی میں ترجمہ ہو کر یورپ اور امریکہ میں پہنچ چکی تھیں۔ لیکن آپ کا منشاء تھا کہ مغربی ممالک تک اسلام کی آواز پہنچانے کے لئے ایک ماہوار انگریزی رسالہ کا اجراء عمل میں لایا جائے جس میں خاص طور پر ان مضامین کے تراجم شائع ہوں جو تائید اسلام میں خود حضور علیہ السلام کے قلم سے نکلتے ہوں۔

چنانچہ اسی سال ۱۵/ جنوری ۱۹۰۱ء کو آپ نے ایک انگریزی رسالہ کے اجراء کا اعلان فرمایا جو بعد میں ریویو آف ریلیجنز کے نام سے شائع ہوا۔

اور اسی سال حضور علیہ السلام کی کتب کے انگریزی تراجم کے لئے ایک مستقل ادارہ "انجمن اشاعت اسلام" کے نام سے قائم کیا گیا۔

اور یہی وہ سال ہے جس میں ۱۵/ نومبر ۱۹۰۱ء کو حضور علیہ السلام نے فونوگراف کو تبلیغ اسلام کے ایک ذریعہ کے طور پر استعمال فرمایا۔

یہ الٰہی تصرف ہے کہ آج سو سال بعد وہی عالمگیر اشاعت اسلام کی آسمانی مہم عظیم الشان نئے سنگ میل طے کرتے ہوئے اکیسویں صدی میں داخل ہو رہی ہے اور اشاعت دین کے لئے تمام جدید ایجادات اور اسباب اور وسائل کو استعمال کیا جا رہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ معارف و حقائق قرآنی اور صداقت اسلام کے دلائل و براہین ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج ہو رہے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کی طرف سے برطانیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۹۹ء کے موقع پر منعقد ہونے والی انٹرنیشنل مجلس شوریٰ میں یہ تجویز پیش ہوئی کہ تمام دنیا خصوصاً عیسائی دنیا ۲۰۰۰ء کو ملینیم سال کے طور پر منا رہی ہے۔ جماعت احمدیہ بھی اس مناسبت سے ملینیم کے آغاز یعنی ۲۰۰۱ء کے لئے کوئی خصوصی پروگرام بنائے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس پر فرمایا کہ جماعت کے پروگرام تو ایک جاری و ساری سلسلہ ہے۔ مختلف زبانوں میں لٹریچر کی تیاری اور تراجم کے کام کو تیز کیا جائے اور یہ جو شمسی کیلنڈر کو حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے وابستہ کیا گیا ہے تو جماعت کے لئے یہ مناسب ہے کہ وہ نئے ملینیم کے پہلے سال یعنی ۲۰۰۱ء میں کثرت سے لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ دنیا کی کم سے کم 1/10 آبادی تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچائے اور وہ لوگ جو مسیحؑ کی آمد ثانی کے منتظر ہیں انہیں بتایا جائے کہ مسیح موعود کی بعثت ہو چکی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ نے تفصیل سے ہدایات ارشاد فرمائیں کہ کس نہج پر یہ کام کیا جائے۔

☆......☆......☆......☆

حقیقت یہ ہے کہ یہ اتنا بڑا کام ہے کہ بظاہر ناممکن دکھائی دیتا تھا کہ بہت سے ممالک میں گنتی کے چند احمدی ہزارہا میل کے رقبہ پر پھیلے ہوئے اپنے سے سینکڑوں، ہزاروں بلکہ بعض صورتوں میں لاکھوں گنا افراد تک کس طرح پیغام کو پہنچائیں گے۔

لیکن اس خدا نے جو تمام قدرتوں اور طاقتوں کا مالک ہے اور جو خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کا حامی و پشتیبان ہے ﴿وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ﴾ کے اپنے وعدہ کے مطابق اس تحریک کو بھی غیر معمولی برکت عطا فرمائی اور جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

"جب ایک عظیم الشان آدمی خلعتِ خلافت پہن کر اور کلام الٰہی سے شرف پا کر زمین پر نزول فرماتا ہے روح القدس خاص طور پر اس خلیفہ کو ملتی ہے۔ اور جو اس کے ساتھ ملائکہ ہیں وہ تمام دنیا کے مستعد دلوں پر نازل کئے جاتے ہیں ۔ تب دنیا میں جہاں جہاں جوہر قابل پائے جاتے ہیں سب پر اس نور کا پَر تو پڑتا ہے اور تمام عالم میں ایک نورانیت پھیل جاتی ہے۔ اور فرشتوں کی پاک تاثیر سے خود بخود دلوں میں نیک خیال پیدا ہونے لگتے ہیں۔ اور توحید پیاری معلوم ہونے لگتی ہے۔ اور سیدھے دلوں میں راست پسندی اور حق جوئی کی ایک روح پھونک دی جاتی ہے۔ اور کمزوروں کو طاقت عطا کی جاتی ہے۔ اور ہر طرف ایسی ہوا چلنی شروع ہو جاتی ہے کہ جو اس مصلح کے مدعا اور مقصد کو مدد دیتی ہے۔ ایک پوشیدہ ہاتھ کی تحریک سے خود بخود لوگ صلاحیت کی طرف کھسکتے چلے آتے ہیں اور قوموں میں ایک جنبش سی شروع ہو جاتی ہے......... اور در حقیقت یہ فرشتے اس خلیفۃ اللہ سے الگ نہیں ہوتے۔ اسی کے چہرہ کا نور اور اُسی کی ہمت کے آثار جلیّہ ہوتے ہیں جو اپنی قوت مقناطیسی سے ہر ایک مناسبت رکھنے والے کو اپنی طرف کھینچتے ہیں......"۔

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۲-۱۳ حاشیہ)

چنانچہ کمزوروں کو طاقت دی گئی اور آسمان

سے اس تحریک کے مقصد اور مدعا کو مدد دینے کے لئے ایک ایسی ہوا چلنی شروع ہوئی جس کے نتیجہ میں غیب سے راہیں کھلنے لگیں۔ راست پسند، حق جُو اور مستعد دلوں میں فرشتوں کی پاک تاثیر سے ایک جنبش پیدا ہوئی اور بہت سے ممالک کے اخبارات میں جماعت کے متعلق نہایت عمدہ رنگ میں مضامین اور خبریں شائع ہوئیں اور ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کے پیغام کو بھرپور کوریج ملی۔

☆......☆......☆......☆

اس تحریک کے اعلان کے ساتھ ہی ملک ملک میں جماعتوں نے بڑی محنت کے ساتھ، بڑے گہرے غور و فکر کے ساتھ، باہمی مشورے کر کے اس ٹارگٹ کو حاصل کرنے کے لئے ٹھوس منصوبے بنائے۔ کئی ممالک میں خواندگی کا معیار بہت کم ہے اور پڑھنے لکھنے کی طرف عوام کا رجحان نہیں۔ اسی طرح کئی ممالک میں جماعت کے افراد کی تعداد ملک کی وسعت اور آبادی کے تناسب سے اتنی کم ہے کہ ان کے لئے عملاً یہ ممکن نہیں تھا کہ وہ کثیر تعداد میں لٹریچر طبع کر کے گھر گھر جا کر تقسیم کر سکتے۔ چنانچہ 1/10 آبادی تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے دیگر ذرائع مثلاً ملکی اخبارات و رسائل میں اعلانات، اشتہارات اور مضامین کی اشاعت، ریڈیو اور ٹی وی پر پروگرام اور پبلک جلسوں میں تقاریر، بک فیئرز، بک سٹالز اور مختلف میلوں اور نمائش گاہوں اور لائبریریوں وغیرہ میں جماعتی لٹریچر کی نمائش کو بھی اس سکیم کا حصہ بنایا گیا اور اس کی منظوری کے بعد جماعتوں نے مقامی ضرورتوں کے مطابق نئے لٹریچر کی تیاری اور مختلف زبانوں میں تراجم کا اہتمام کیا اور اس کی طباعت پر جو بھاری خرچ اٹھتا تھا اس کو پورا کرنے کے لئے منصوبہ بندی کی۔ خداتعالیٰ کے فضل سے اکثر جماعتوں نے اپنے ذرائع سے، اپنے بجٹ سے اس ضرورت کو پورا کیا اور انفرادی اور اجتماعی مالی قربانیوں کے ذریعہ اس میں حصہ لیا۔ بعض مخیّر حضرات نے بعض کتب و لٹریچر کی طباعت اپنے ذمہ لی۔ بعض جگہ بعض خاندانوں نے مل کر اس بوجھ کو بانٹا۔ اسی طرح ذیلی تنظیموں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ وغیرہ نے اس سلسلہ میں مالی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے مدد کی۔ پھر جب یہ لٹریچر طبع ہوا تو اس کی مؤثر اور بھرپور تقسیم کے لئے تفصیلی پلان بنائے گئے اور اس کام کی نگرانی اور تقسیم کے بعد مزید لٹریچر کی ڈیمانڈ کو پورا کرنے کے لئے اور دلچسپی رکھنے والوں سے رابطہ کے لئے اضافی منصوبہ بندی کر کے ہر پہلو سے تمام انتظامات کو مکمل کیا گیا۔ بلا مبالغہ سینکڑوں مخلصین کے ہزارہا گھنٹے اس پر صرف ہوئے۔

افراد جماعت احمدیہ نے جس جوش اور جذبہ کے ساتھ اور جس والہانہ انداز میں اس تحریک پر لبیک کہا اور جس خلوص اور محبت اور ایثار کے ساتھ اس میں حصہ لیا ہے اس پر بے اختیار حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا یہ شعر زبان پر آتا ہے۔

کوئی احمدیوں کے امام سے بڑھ کر کیا دنیا میں غنی ہوگا
ہیں سچے دل اُس کی دولت، اخلاص اُس کا سرمایہ ہے

اس مبارک تحریک میں بڑوں نے بھی حصہ لیا اور چھوٹوں نے بھی۔ بوڑھوں نے بھی حصہ لیا اور بچوں نے بھی۔ مردوں نے بھی حصہ لیا اور عورتوں نے بھی۔ صحتمند جوانوں نے بھی حصہ لیا اور بیماروں اور معذوروں نے بھی۔ ایسی بھی اطلاعات ملی ہیں کہ بعض معذور سارا سارا دن وہیل چیئر پر بیٹھ کر تقسیم لٹریچر کا کام کرتے رہے۔ بعض خواتین چھوٹے چھوٹے بچوں کو ساتھ لے کر گھروں میں فولڈرز ڈالتی رہیں۔ مسلسل طویل فاصلے پیدل طے کئے گئے۔ اس مبارک کام کے دوران بعض کے پاؤں چھلنی ہوئے اور وہ پیروں پر پٹیاں باندھ کر اس جہاد میں مصروف رہے۔

اکثر احباب کو خصوصاً یورپ اور دوسرے ترقی یافتہ ممالک میں اس قدر پیدل چلنے کی عادت نہ تھی۔ چھ سات اور آٹھ گھنٹے تک پیدل چلنے سے ٹانگوں میں سخت درد ہوتا تھا مگر وہ آرنیکا اور برائیونیا استعمال کرتے اور اگلے روز پھر فولڈرز کی تقسیم کے لئے نکل کھڑے ہوتے۔ بعض مقامات پر وہ سردی اور بارش اور طوفان میں بھی اس کارِ خیر میں مصروف رہے۔ کئی ایک نے سائیکل پر سوار ہو کر اور بعض نے بسوں، کاروں اور ریل گاڑیوں کے ذریعہ لمبے سفر کئے اور اپنے کاموں سے چھٹیاں لے کر اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اپنی خدمات پیش کیں۔ جو خود کسی وجہ سے اس میں براہ راست حصہ نہ لے سکے انہوں نے اپنے خرچ پر ڈاک کے ذریعہ وسیع علاقوں میں لٹریچر کی تقسیم کروائی۔ ایسے بھی واقعات ہوئے کہ جب بعض کو جماعتی انتظام کے تحت معین دنوں میں لٹریچر کی تقسیم کے پروگرام میں شمولیت کی غرض سے اپنے کام سے چھٹی نہ ملی تو انہوں نے وہ ملازمت ہی چھوڑ دی اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے اپنے عہد کو پورا کیا۔ مگر خدائے رزّاق، ذوالقوۃ المتین نے ان کی اس ادا کو اس پیار سے دیکھا کہ جونہی وہ اس فرض سے سبکدوش ہوئے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے انہیں پہلے سے کہیں بہتر اور عمدہ ملازمت عطا فرما دی۔

☆......☆......☆......☆

غرضیکہ جماعت احمدیہ عالمگیر کو اپنے امام ہمام ایدہ اللہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آرزوؤں اور تمناؤں کے عین مطابق ملک ملک میں ہر ممکن ذرائع سے، ریڈیو اور TV کے ذریعہ سے، اعلانات و اشتہارات اور لٹریچر کے ذریعہ سے حق کی منادی کی توفیق عطا ہوئی۔ دنیا کے فقیر تو کچھ لینے کے لئے دروازہ پر جاتے ہیں مگر خدا کے در کے یہ فقیر، مسیح محمدی کے جانثار عشاق، گھر گھر دستک دے کر اسلام کا امن اور محبت کا پیغام بانٹتے رہے۔ یقیناً مسیح پاک علیہ السلام کی روح ملأاعلیٰ میں اپنے غلاموں کی ان خادمانہ مساعی پر بہت مسرور اور شاداں ہوگی۔

برطانیہ کے ایک ۵۸ سالہ مخلص احمدی جو دل کے مریض ہیں اور ان کا بائی پاس کا اپریشن ہو چکا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ:

"ایک دن مَیں نے اپنے جواں سال بیٹے کے مشورہ کے ساتھ یہ پروگرام بنایا کہ ہم دونوں باپ بیٹا سارا دن گھر گھر جا کر یہ پمفلٹ دیں گے۔ چنانچہ مقررہ دن ہم نے مسلسل آٹھ گھنٹے یہ کام کیا اور پسینے سے شرابور ہو گئے اور تھکاوٹ بھی بہت ہوئی۔ تاہم اسی روز رات کو خواب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی زیارت نصیب ہوئی جس سے دل و دماغ خوشی و مسرت سے معطر ہو گئے اور نہ صرف یہ کہ ہر قسم کی تھکاوٹ بھول گئی بلکہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا کہ خداتعالیٰ نے اس طرح اپنی محبت اور رضا کا اظہار فرمایا ہے"۔

☆......☆......☆......☆

یہ تو ممکن نہیں کہ اس مختصر سے وقت میں دنیا کے ۱۷۰ سے زائد ممالک میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ عالمگیر کی ان مساعی کو اور ان کے اثرات اور ثمرات و برکات کو بیان کیا جاسکے جو اسے ملینیم سکیم کے تحت کرنے کی توفیق نصیب ہوئی ہے اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ ان تمام احمدیوں کے جذبۂ خدمت اور قربانی اور جوش اور ولولہ اور اخلاص اور فدائیت کی نقشہ کشی کی جاسکے۔

اس موقعہ پر عمومی طور پر مختصراً یہ ذکر کرنا کافی ہوگا کہ **امسال اس وقت تک کی موصولہ رپورٹس کے مطابق دنیا بھر میں ۶۳ زبانوں میں ایک کروڑ ۸۳ لاکھ ۹۱ ہزار ۱۹۴ کی تعداد میں لٹریچر طبع** ہوا ہے۔ اس سے پہلے جماعت کی ایک سو گیارہ سالہ تاریخ میں اتنی قلیل مدت میں کبھی اتنی کثیر تعداد میں جماعتی لٹریچر شائع نہیں ہوا۔

مرکزی طور پر شائع ہونے والے اخبار ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل (اُردو)، ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی)، مجلّہ التقویٰ (عربی) اور دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف زبانوں میں شائع ہونے والے جماعتی اخبارات و رسائل اس کے علاوہ ہیں۔

لٹریچر کی اشاعت کے سلسلہ میں رقیم پریس کو بھی مقدور بھر خدمت کی توفیق ملی ہے۔ چنانچہ رقیم پریس انگلستان سے طبع ہونے والی کتب و جرائد کی کل تعداد ۲ لاکھ ۵ ہزار ۶۹۰ ہے۔ افریقہ کے مختلف ممالک میں اس کی جو شاخیں قائم ہیں ان میں نئی مشینوں کی تنصیب سے ان کی کارکردگی بھی ہر لحاظ سے بہتر ہوئی ہے۔ چنانچہ امسال افریقہ کے تمام احمدیہ پریس سے لاکھوں کی تعداد میں شائع ہونے والے چھوٹے بڑے لٹریچر اور اخبارات کے علاوہ صرف کتب اور جرائد کی طباعت کی کل تعداد ۳ لاکھ ۷۵ ہزار ۸۴۰ ہے۔

اس کے علاوہ دنیا بھر میں ۳۲۲ اخبارات میں ۸۹۲ آرٹیکلز شائع ہوئے۔ ان اخبارات کی مجموعی سرکولیشن ۵ کروڑ ۶۴ لاکھ ۵۹ ہزار ۸۲۰ ہے۔ بعض ممالک میں اخبارات میں پورے پورے صفحہ کے آرٹیکلز شائع ہوئے اور کئی ملکوں میں بعض نیشنل اخبارات حضور ایدہ اللہ کی بعض کتب کو سیریز کی صورت میں شائع کر رہے ہیں۔

۴۱۷۶ بکسٹالز، بک فیئرز اور نمائشوں وغیرہ کے ذریعہ محتاط اندازہ کے مطابق ایک کروڑ ۳۱ لاکھ ۵۸ ہزار ۷۶۳ افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔ ۲۴۷۴ ریڈیو پروگرام ہوئے جن پر کل وقت ۲۰۰۴ گھنٹے ملا اور ان کے سامعین کا اندازہ آٹھ کروڑ ۴۸ لاکھ ۴۸ ہزار سے زائد کا ہے۔

۴۱۸ ٹی وی پروگرامز پر کل وقت ۱۴۰۸ گھنٹے ملا اور ان کے ناظرین کا اندازہ گیارہ کروڑ ۱۷ لاکھ ۱۸ ہزار سے زائد کا ہے۔

(یاد رہے کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں روزانہ ۲۴ گھنٹے اسلام احمدیت کے پیغام کی اشاعت کا جو سلسلہ جاری ہے وہ اس کے علاوہ ہے)

☆......☆......☆......☆

کئی ایسے ممالک ہیں جہاں مذہبی آزادی حاصل نہیں اور جماعت کے لٹریچر کی اشاعت اور تقسیم پر پابندیاں ہیں۔ ان میں کمیونسٹ ممالک بھی ہیں اور مسلمان کہلانے والے ممالک بھی۔ عرب دنیا میں بھی لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ ابھی ممکن نہیں۔

اگرچہ خداتعالیٰ کے فضل سے ہمارے پاس عربی، اُردو، فارسی، رشین، چائنیز، ترکش، سپینش اور دیگر متعدد اہم زبانوں میں نہایت بلند پایہ اسلامی لٹریچر موجود ہے مگر بدقسمتی سے بہت سے ممالک نے اپنے دروازے بند کر رکھے ہیں اور وہ قرآن مجید اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی نورانی تعلیمات سے فیضیافتہ احمدیہ لٹریچر سے محروم ہیں۔

ان ممالک میں بسنے والوں تک بھی اسلام احمدیت کا امن بخش اور حیات جاودانی عطا کرنے والا پیغام پھیلانے کے لئے ممکنہ ذرائع کو استعمال میں لانے کی سعی کی جارہی ہے۔ چنانچہ اس سال جماعت کی مرکزی ویب سائٹ پر انگریزی کے علاوہ چینی اور عربی سیکشن کا آغاز حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے کیا گیا ہے اور جلد ہی دیگر اہم زبانوں میں بھی جماعت کا لٹریچر اس پر پیش کیا جائے گا۔

اس ذریعہ سے بھی خداتعالیٰ کے فضل سے کثیر تعداد تک پیغام پہنچنا شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ جنوری ۲۰۰۱ء سے اگست ۲۰۰۱ء تک کی رپورٹ کے مطابق ایک لاکھ ۷۵ ہزار افراد ماہانہ اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

فی زمانہ جبکہ ہر طرف نشرواشاعت کا دور ہے مختلف مذاہب کے ماننے والوں اور مختلف تنظیموں اور اداروں کی طرف سے خوبصورت ڈیزائنوں اور اعلیٰ اور نفیس کاغذ پر عمدہ کتابت کے ساتھ اربوں کی تعداد میں کتب اور اشتہارات وغیرہ شائع کر کے مفت تقسیم کئے جاتے ہیں اور دیگر جدید وسائل اشاعت کو کام میں لایا جاتا ہے۔ دنیا میں روحانی لحاظ سے اتنے اندھیرے ہیں اور دجالیت اتنے زوروں پر ہے کہ گمراہی کی ظلمتوں نے نوع انسانی کو

باقی صفحہ نمبر ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

سچی اور اصل بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور جسے وہ چاہے گا بادشاہت دے دے گا

اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ کو بھی ایک وسیع ملک عطا کئے جانے کا وعدہ ہے۔ اس کا ایک حصہ تو اس جلسہ پر لوگ دیکھ چکے ہیں۔ مَیں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ آئندہ جلسہ پر اس سے وسیع تر ملک کے احمدیت میں داخل ہونے کے نظارے لوگ دیکھیں گے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز - فرمودہ ۳۱ راگست ۲۰۰۱ء بمطابق ۳۱ر ظہور ۱۳۸۰ ہجری شمسی بمقام نن سپیٹ (ہالینڈ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

مالک الملک کے مضمون پر جو خطبات کا سلسلہ جاری ہے آج غالبًا یہ اُس کا آخری حصہ ہے۔ اس کے بعد پھر انشاء اللہ دوسری صفات باری تعالیٰ کے اوپر گفتگو ہوگی۔ سب سے پہلے سورۃ المُلک کی دو آیات ہیں۔ سورۃ الملک آیت ۲، ۳۔

﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ . وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . اَلَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا . وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ﴾ (سورۃ الملک آیت ۲-۳)

بس ایک وہی برکت والا ثابت ہوا جس کے قبضہ قدرت میں تمام بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔ وہی جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل کے اعتبار سے بہترین ہے۔ اور وہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

اس تعلق میں ایک حدیث ہے حضرت سعید بن ابو ہلال کی طرف سے یہ مروی ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ نے بیان کیا کہ ایک روز آنحضرت ﷺ ہمارے پاس آئے اور فرمایا: "مَیں نے خواب میں دیکھا ہے کہ جبریل میرے سر کے پاس اور میکائیل میرے پاؤں کے پاس کھڑے ہیں۔ اُن میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہہ رہا ہے کہ اس کے لئے مثال بیان کرو۔ تب اس نے کہا کہ سُن! تیرے کان سنیں اور سمجھ! تیرا دل اسے سمجھے، تیری اور تیری امّت کی مثال ایک بادشاہ کی سی ہے جس نے ایک مکان لیا پھر اس میں گھر بنایا، پھر اس میں دستر خوان لگا۔ پھر لوگوں کو کھانے پر بلانے کے لئے ایک پیغامبر بھیجا۔ بعض نے تو پیغامبر کی بات مان لی اور بعض نے اسے چھوڑ دیا۔ پس بادشاہ سے مراد اللہ تعالیٰ ہے اور مکان سے مراد اسلام اور گھر سے مراد جنت ہے اور اے محمدؐ! تُو وہ پیغامبر ہے۔ پس جس نے تیری بات مانی وہ اسلام میں داخل ہو گیا اور جو اسلام میں داخل ہو گیا وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جو جنت میں داخل ہو گیا تو اس میں سب کچھ جو بھی اس میں ہوگا وہ کھائے گا"۔ (ترمذی کتاب الامثال)

اب یہاں دو فرشتوں کا ذکر ہے ایک تو حضرت جبرائیل اور ایک حضرت میکائیل کا۔ میکائیل کو خوراک کا فرشتہ بیان کیا گیا ہے۔ اور چونکہ اس میں آخر پر کھانے سے تعلق تھا اس لئے جبرائیل کے بعد میکائیل کو بھی دکھایا گیا۔

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے دین کی ابتداء نبوت اور رحمت ہے۔ پھر بادشاہت اور رحمت ہوگی۔ پھر ایسی بادشاہت ہوگی جو چالاکیوں اور ناپسندیدہ طریقوں سے چلائی جائے گی۔ پھر جابر بادشاہت ہوگی جس میں شراب اور ریشم حلال قرار دے دیا جائے گا۔ (سنن دارمی، کتاب الاشربة)

اب یہ حدیث جو ہے، یہ اس زمانے سے تعلق رکھتی ہے کیونکہ اب جابر بادشاہت کا دور شروع ہو چکا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں تین صدیوں تک بادشاہت اس قسم کے جبر سے محفوظ رہی اور اس کے بعد پھر مسلسل ایک تاریکی کا دور آیا ہے اور اس میں بادشاہت میں جبروت پیدا ہوئی اور تحکّم پیدا ہوا اور یہ حدیث اس موقعہ پر اس لئے استعمال ہوئی ہے کہ سچی بادشاہت تو اللہ ہی کی ہے اور یہ جو جھوٹے بادشاہ دنیا میں بادشاہ بنتے پھرتے ہیں اور تکبّر کرتے رہتے ہیں ان کا کوئی حال نہیں ہوگا جب خدا تعالیٰ کی جبروت ظاہر ہوگی۔

اس ضمن میں ایک یہ روایت ہے جو پھر تشریح طلب ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے نماز پڑھی، پھر فرمایا کہ شیطان میرے سامنے آ گیا تھا اور میری نماز توڑنے کی بہت کوشش کی مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غلبہ عطا فرمایا اور مَیں نے اُسے پوری شدت سے دُور ہٹا دیا۔ مَیں نے چاہا کہ اُسے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تا کہ صبح ہونے پر تم لوگ اُسے دیکھ سکو۔ پھر مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا یاد آ گئی: رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي۔ (یعنی اے میرے ربّ! مجھے بخش دے اور مجھے ایک ایسی سلطنت عطا فرما کہ میرے بعد اُس پر اور کوئی نہ پہنچے)۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُسے ناکام و نامراد لوٹا دیا۔ (بخاری، کتاب الجمعة)

اب یہاں ایک خاص غور طلب بات ہے اور آنحضرت ﷺ کی یہ گہری باتیں بڑے غور سے سننی چاہئیں۔ ان میں حکمت ہے۔ شیطان سے مراد یہاں وہ ظاہری شیطان نہیں جو رگوں میں دوڑتا پھرتا ہے کہ اسے رسول اللہ ﷺ نے باندھ دیا اور لوگوں کو کہا کہ تم دیکھ لینا۔ شیطان سے مراد کوئی جنگلی بِلّا یا اس قسم کی کوئی مخلوق تھی۔ اب شیطان کو تو ستون سے نہیں باندھا جاتا مگر بِلّے کو ضرور باندھا جاتا ہے۔ پس ظاہر بات ہے کہ اس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ تھی کہ ایک شیطانی صفت چیز میرے سامنے آ گئی اور کودنے لگی اور مجھے نماز سے ہٹانے کی کوشش کی اور مَیں نے بڑے تدبّر کے ساتھ اور غور و فکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر بلند کیا اور پھر مجھے خیال آیا کہ مَیں اسے ستون سے باندھ دوں۔ شیطان تو ستون سے نہیں باندھا جاتا۔ وہ لازمًا کوئی بِلّی قسم کی مخلوق تھی اسے باندھنا چاہا مگر پھر آپ نے یہ ارادہ ترک کر دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اسی "تَبٰرَكَ" والی آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں:-

"تَبٰرَكَ: بہت برکت والا۔ دائمی خیر والا۔ پاک ذات ہے۔ بابرکت والا ہے۔ ملک و دولت کا مالک ہے۔ سب چیزوں پر قادر ہے۔ کسی پارلیمنٹ کے ماتحت نہیں۔ کسی مجلس شوریٰ کے قوانین ماننے پر مجبور نہیں۔ ایسے مالک کی حکومت کا ماننا ہمارے واسطے ضروری ہے اور مفید ہے۔ انسانی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ وہ طاقتور اور بڑے کی بات کو مان لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قدرت کو اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ بڑے بڑے فلاسفر ایک ایک ذرّے کی تحقیقات میں بھی حیران رہ جاتے ہیں۔

اس سورۂ شریفہ کو نہایت پُر شوکت الفاظ سے شروع کیا گیا ہے جن سے اللہ تعالیٰ کی طاقت، سلطنت، عزّت و عظمت و جبروت کا اظہار ہوتا ہے۔ اس کے قبضہ قدرت میں سب

حکومتیں ہیں"۔

اور خاص طور پر یہ بات توجہ طلب ہے۔ یہ ﴿تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ﴾ والی جو سورۃ ہے یہ مکّہ میں نازل ہوئی تھی اور صاف ظاہر ہے کہ اس میں پیشگوئی تھی کہ اصل بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور جسے وہ چاہے گا وہ بادشاہت عطا کرے گا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کو مکّہ کی انتہائی کمزوری کی حالت میں یہ خوشخبری دے دی گئی تھی کہ تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے بادشاہت عطا ہونے والی ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ لکھتے ہیں:

"یہ سورۃ مکی ہے۔ ایسے وقت میں نازل ہوئی، جب مسلمان تھوڑے اور کمزور تھے اور مشرکین کا زور تھا۔ اس میں ایک پیشگوئی ہے کہ سلطنت اصل میں خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ اب کفّار سے لے کر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سلطنت کا مالک بنائے گا۔ دنیاداروں کی نگاہ میں یہ بات دُور از قیاس ہے مگر خدائے تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے"۔

(ضمیمہ اخبار بدر۔ قادیان۔ ۱۶/نومبر ۱۹۱۱ء)

دوسری آیت ہے ﴿اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ. فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ﴾۔ (سورۃ القمر: ۵۵۔۵۶) ۔یقیناً متقی جنتوں میں اور فراخی کی حالت میں ہونگے۔ سچائی کی مسند پر، ایک مقتدر بادشاہ کے حضور۔

اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"متّقی لوگ جو خدا تعالیٰ سے ڈر کر ہر یک قسم کی سرکشی کو چھوڑ دیتے ہیں وہ فوت ہونے کے بعد جنات اور نہر میں ہیں۔ صدق کی نشست گاہ میں بااقتدار بادشاہ کے پاس۔ اب اِن آیات کی رُو سے صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے دخولِ جنت اور مقعدِ صدق میں تلازم رکھا ہے یعنی خدائے تعالیٰ کے پاس پہنچنا اور جنت میں داخل ہونا ایک دوسرے کا لازم ٹھہرایا گیا ہے۔ سو اگر ﴿رَافِعُكَ اِلَیَّ﴾ کے یہی معنے ہیں جو مسیح خدائے تعالیٰ کی طرف اٹھایا گیا تو بلاشبہ وہ جنت میں بھی داخل ہو گیا .... پس اِس آیت سے بھی مسیح ابن مریم کا فوت ہونا ہی ثابت ہوا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحَقَّ الْحَقَّ وَ اَبْطَلَ الْبَاطِلَ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَ اَیَّدَ مَأْمُوْرَهٗ"۔

(ازالہ اوہام۔ صفحہ ۶۲۰۔۶۲۱)

اب ہے شفاعت کا مضمون۔ سورۃ الزمر کی آیت ۴۵ ہے ﴿قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا. لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾۔ (سورۃ الزمر: ۴۵)

تو کہہ دے شفاعت (کا معاملہ) تمام تر اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اُسی کی ہے۔ پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

اس کے لئے کسی حدیث یا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی اقتباس پڑھنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ اس لئے بعینہٖ یہ اسی طرح آپ کے سامنے پیش کی گئی ہے۔

﴿وَتَبٰرَكَ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا. وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ. وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾۔ (سورۃ الزخرف: ۸۶)

اور ایک وہی برکت والا ثابت ہوا جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بادشاہت ہے اور اس کے پاس اس خاص گھڑی کا علم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

اس ضمن میں لوگ سوال کر سکتے ہیں کہ 'اس کے پاس خاص گھڑی کا علم ہے' اس سے مراد کیا ہے؟ تو خاص گھڑی سے مراد دنیوی قیامت بھی ہو سکتی ہے اور آخری قیامت بھی ہو سکتی ہے۔ اور کسی کو علم نہیں کہ وہ کب اٹھایا جائے گا اور اس دنیا میں اس سے کیا سلوک ہو گا اور آخری دنیا میں کیا سلوک ہو گا۔ ﴿مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ﴾ کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ اس دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ایک قسم کی ملوکیت عطا کی گئی ہے اور دنیا کی جزا سزا میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا بہت دخل ہے۔ پس اس آیت سے یہ ماننا پڑتا ہے کہ ساری بادشاہی اللہ ہی کی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے اپنی جناب سے ملک عطا کیا تھا اور یہ مُلک کے عطا ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی کثرت سے الہامات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ایک بہت وسیع ملک عطا کیا جائے گا۔ ایک حصہ تو اس جگہ پر لوگ دیکھ چکے ہیں اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ آئندہ جلسہ پر اس سے وسیع تر مُلک کے احمدیت میں داخل ہونے کے نظارے لوگ دیکھیں گے۔

سورۃ الحدید کی آیت ہے ﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ. لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. یُحْیٖ وَیُمِیْتُ. وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾۔ (سورۃ الحدید: ۲۔۳)

اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اُسی کی ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر اس چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

اس ضمن میں ایک حدیث ہے ابن ماجہ سے لی گئی ہے۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ۔ اس کا ترجمہ پڑھ دیتا ہوں۔ حضرت ابو درداء بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کیا مَیں تمہیں سب سے اچھے عمل کے متعلق نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ اور تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بڑھانے والا اور تمہارے لئے سونے چاندی سے زیادہ بہتر اور اس بات سے بھی زیادہ بہتر ہے کہ تمہاری دشمن سے مڈبھیڑ ہو، پھر تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں؟۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ عمل کیا ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا: ذکر الٰہی۔ (سنن ابن ماجه، کتاب الآداب)

پس اس خطبہ کے آخری الفاظ میں ذکر الٰہی کا ذکر ملتا ہے۔ اس ضمن میں مَیں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ذکر الٰہی ہر حال میں کرتے رہنا چاہئے۔ کسی حالت میں بھی ذکر الٰہی سے غافل نہ ہوں۔ اور جو ذکر الٰہی کرتے رہتے ہیں ان کے لئے ﴿وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ﴾ کی خوشخبری ہے۔ کہ ذکر بہت بڑی چیز ہے۔ اگر ذکر الٰہی ہر وقت زبان پر رہے تو ہر قسم کے بدخیالات سے بھی انسان توبہ کر لیتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"وہ ایک ایسا بادشاہ ہے جو زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے۔ ہر گھڑی میں پیدا بھی ہو رہے ہیں اور مر بھی رہے ہیں۔ کوئی ایسا نہ پیدا ہوا جو موت کی دوا کرے یا کسی انسان کو پیدا ہی کر سکے۔ موت سے بچنے کے لئے بادشاہوں نے فوجیں رکھیں، ہتھیار اور قلعے بنائے، دوائیں اور منتر اور ختم اور انتظام بنائے۔ یہ سب کچھ ہوا۔ مگر کون کہہ سکتا ہے کہ کوئی اس سے (یعنی موت سے) بچا ہو"۔ (بدر۔ ۱۵/مئی ۱۹۱۳ء صفحہ ۲۷)

سورۃ الحدید کی ۵۔۶ آیات: ﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ. یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا. وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ. وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ. لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ﴾۔ (سورۃ الحدید آیت ۵۔۶)

ان آیات کا سادہ ترجمہ ہے: وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ زمانوں میں پیدا کیا۔ پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا۔ وہ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھ جاتا ہے۔ اور وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں بھی تم ہو۔ اور جو تم کرتے ہو اللہ اس پر ہمیشہ گہری نظر رکھنے والا ہے۔ اسی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین کی اور اللہ کی طرف ہی تمام امور لوٹائے جاتے ہیں۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحفہ گولڑویہ میں لکھتے ہیں:۔

"خدا کا الوہیت کے تخت پر بیٹھنا، اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مخلوق کے بنانے کے بعد ہر ایک مخلوق سے بمقتضائے عدل اور رحم اور سیاست کارروائی شروع کی۔ یہ محاورہ اسی سے لیا گیا ہے کہ جب کُل اہلِ مقدمہ اور ارکانِ دولت اور لشکر باشوکت حاضر ہو جاتے ہیں اور

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

کچہری گرم ہو جاتی ہے اور ہر ایک حقدار اپنے حق کو عدلِ شاہی سے مانگتا ہے اور عظمت اور جبروت کے تمام سامان مہیا ہو جاتے ہیں، تب بادشاہ سب کے بعد آتا ہے اور تختِ عدالت کو اپنے وجود باجود سے زینت بخشتا ہے"۔ (تحفہ گولڑویہ۔ صفحہ ۱۰۹۔ حاشیہ)

تخت سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور جگہ بھی فرمایا ہے کہ تخت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دل ہے۔ جو رسول اللہ ﷺ کی سب دنیا پر فضیلت ثابت کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے دل پر قرار پکڑا اور آپ کے دل پر قرار پکڑنے سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ ہی وہ عرش ہیں جس پر اللہ تعالیٰ اس دنیا میں قرار پکڑے گا اور آخرت میں بھی قرار پکڑے گا۔

آگے ہے سورۃ البروج آیات ۹۔۱۰۔ ﴿وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّا اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ . وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدٌ﴾

(سورۃ البروج:۹۔۱۰)

اور وہ اُن سے پرخاش نہیں رکھتے مگر اس بنا پر کہ وہ اللہ، کامل غلبہ رکھنے والے، صاحبِ حمد پر ایمان لے آئے۔ جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ اقتباس ہے کہ:

"مالک ہے جزا کے دن کا۔ دہریہ اس کے مخالف ہیں جو کہتے ہیں کوئی جزا سزا نہیں۔ صفت رحیمیّت سے انکار کرنے والے تو پھر لاپرواہی سے عمل نہیں کرتے اور یہ خدا کے وجود سے منکر ہیں۔ اس لئے عمداً اعمال صالحہ کی طرف توجہ نہیں دیتے"۔

(البدر۔ ۹/ جنوری ۱۹۰۸ء)

اس ضمن میں یاد رکھیں کہ وہ لوگ جو دہریہ ہیں وہ کہتے ہیں کوئی جزا سزا کا دن نہیں۔ ان کے نزدیک تو پھر موت ایک نجات کا دروازہ ہے۔ جتنے مرضی ظلم یہاں کر لیں موت کے ساتھ ہی وہ نجات کے دروازہ سے باہر نکل جاتے ہیں اور کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ تو لاکھوں کروڑوں انسان جو ظلموں کا شکار بنائے جاتے ہیں ان کا کچھ بھی نہ بنا۔ مگر یوم آخرت پر ایمان لانے والے جانتے ہیں کہ جن کو یہاں سزا نہیں ملتی وہ یوم آخرت میں ضرور سزا پائیں گے اور یہی اللہ تعالیٰ کی ملکیت اور جبروت کی علامت ہے۔

اب سورۃ الانعام کی آیت ہے: ﴿وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ. وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ . قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ. عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ﴾ (سورۃ الانعام:۷۴)

اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔ اور جس دن وہ کہتا ہے ہو جا تو وہ ہونے لگتا ہے اور ہو کر رہتا ہے۔ اس کا قول سچا ہے اور اسی کی بادشاہی ہو گی جس دن صُور میں پھونکا جائے گا۔ غیب کا اور حاضر کا جاننے والا ہے اور وہ صاحبِ حکمت (اور) ہمیشہ باخبر رہنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ کے متعلق 'اسلامی اصول کی فلاسفی' میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"خدا ہر ایک کی جزا اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے۔ اس کا کوئی ایسا کارپرداز نہیں جس کو اُس نے زمین آسمان کی حکومت سونپ دی ہو اور آپ الگ ہو بیٹھا ہو اور آپ کچھ نہ کرتا ہو۔ وہی کارپرداز سب کچھ جزا دیتا ہو یا آئندہ دینے والا ہو"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی۔ صفحہ ۵۹)

یہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں۔ کوئی اس نے کارپرداز ایسا مقرر نہیں کیا جو خود ہی سزائیں دیتا ہے اور جزا بھی دیتا ہے۔

اب سورۃ فاطر کی ۱۴ویں آیت ہے ﴿يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ. كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى. ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ. وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ﴾ (سورۃ الفاطر:۱۴)

وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر کیا ہے۔ ہر ایک اپنے مقررہ وقت کی طرف چل رہا ہے۔ یہ ہے اللہ، تمہارا ربّ۔ اُسی کی بادشاہت ہے۔ اور جن لوگوں کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کی جھلّی کے بھی مالک نہیں۔

یہ جو زمین و آسمان کا اور سورج اور چاند کا مسخر ہونا اور سب کا ایک مقررہ وقت کی طرف چلنا ہے اس کے متعلق سائنسدانوں نے اب یہ عجیب بات مزید دریافت کی ہے کہ چاند اور سورج اور ساری کائنات ایک اور طرف آہستہ آہستہ جذب ہو رہی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اور بھی کائنات ہے جس کی کشش اس کو کھینچ رہی ہے اور یہ کائنات آہستہ آہستہ اس کشش کی طرف تمام تر جاری ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے جو قرآن کریم میں فرمایا ہے ﴿وَاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ﴾ اس کی ایک اور بھی مثال ہے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دے دی تھی کہ یہ کائنات وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جائے گی اور یہ لامتناہی باتیں ہیں جن کی انسان کی سوچ میں طاقت نہیں کہ وہ سمجھ سکیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: زمانے کو گالی نہ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زمانہ مَیں ہوں، روز و شب میرے ہی زیر تصرف ہیں، مَیں ہی اُنہیں ادلتا بدلتا ہوں اور مَیں ایک بادشاہ کے بعد دوسرا بادشاہ لاتا ہوں۔

(مسند احمد بن حنبل، باقی مسند المکثرین)

یہ لوگ جو کہتے ہیں نا! کہ زمانے کا برا ہو یہ بھی بہت بڑا گناہ ہے کیونکہ زمانہ تو خدا تعالیٰ ہی کا نام ہے۔ اس کے ساتھ زمانہ چلتا ہے، اسی کے ساتھ زمانہ ٹھہرتا ہے اور ہم لوگ تو اس کے مقابل پر کوئی بھی زمانہ نہیں رکھتے۔ نہ ماضی کا نہ حال کا نہ مستقبل کا۔ مگر صرف اللہ ہی ہے جو سب زمانوں پر برابر حاوی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"مالکیّت...... فیوض میں سب سے بڑا، سب سے اعلیٰ، سب سے بلند، جامع، سب سے زیادہ مکمل اور فیوض کا منتہیٰ ہے اور تمام جہانوں کے درختوں کا پھل بھی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس فیضان کا ظہور کامل اس حقیر اور صغیر عالم کی عمارتوں کے مسمار ہونے اس کے کھنڈروں اور نشانات کے مٹ جانے اس کے رنگ و روپ کے متغیر ہو جانے اور اس کے رخساروں کی آب و تاب زائل ہو جانے اور سب غروب ہونے والوں کی طرح اس کے ستارہ کے غروب ہو جانے کے بعد ہوتا ہے اور مالکیت ایک لطیف عالم ہے جس کے اسرار نہایت دقیق ہیں اور اس کے انوار بہت زیادہ ہیں۔ اس میں غور و فکر کرنے والوں کی عقل دنگ رہ جاتی ہے"۔ (کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن جلد ۷۔ صفحہ ۱۱۶)

سورۃ الزمر کی ساتویں آیت۔ ﴿خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ . يَخْلُقُكُمْ فِىْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِىْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ. ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ. لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ﴾۔

(سورۃ الزمر:۷)

"اس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر اُسی میں سے اُس نے اس کا جوڑا بنایا"۔ اب یہ جو بات ہے کہ اسی میں سے اس نے جوڑا بنایا۔ یہ ساری کائنات کے ارتقاء کا راز ہے جو اس میں بیان کیا گیا ہے۔ ایک جان سے ساری زندگی کا آغاز ہوا اور اسی جان سے پھر رفتہ رفتہ ایک جوڑا بنایا گیا۔ یہ ایک لمبا سائنسی مضمون ہے جس میں تمام ارتقاء کا راز کہ کس طرح جوڑا جوڑا مرد اور عورت بنے ہیں یہ بیان فرمایا گیا ہے۔ "اور اس نے تمہارے لئے چوپایوں میں سے آٹھ

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

جوڑے نازل کئے"۔اب یہاں لفظ جوڑے نازل کرنا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ لفظ نزول جو ہے اس سے مراد یہ نہیں کہ آسمان سے چیزیں گرتی جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اَنْزَلَ اِلَیْکُمْ ذِکْرًا رَّسُوْلًا﴾ کہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے مجسم ذکرِالٰہی اتارا ہے۔ تو نزول کے معنی غور سے دیکھیں تو یہ بنتا ہے کہ ہر چیز جو بہترین ہو اس کے لئے نزول کا لفظ آتا ہے۔اب انسانی ضرورت کی چیزوں میں سے حیوانات کے جوڑے یہ بہترین ضرورت کو پورا کرنے والے ہیں اور کوئی کبھی آسمان سے بھینسیں اور گائیاں اترتے نہیں دیکھتا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی نوع میں جو جاندار چیزوں میں سے سب سے اچھی ہیں ان کا ذکر اللہ تعالیٰ نے نزول کے ذریعہ فرمایا ہے۔اور نبیوں میں جو سب سے بڑا ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ان کا بھی ذکر اللہ تعالیٰ نے نزول کے ذریعہ فرمایا ہے۔"وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین اندھیروں میں ایک خَلق کے بعد دوسری خَلق عطا کرتے ہوئے پیدا کرتا ہے۔ یہ ہے اللہ تمہارا ربّ۔ اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس تم کہاں الٹے پھرائے جاتے ہو؟"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"خلاصہ آیت کا یہ کہ جس شخص کا فعل ربوبیّتِ تامّہ سے نہ ہو یعنی از خود پَیدا کنندہ نہ ہو، اس کو قدرتِ تامّہ بھی حاصل نہیں ہو سکتی لیکن خدا کو قدرتِ تامّہ حاصل ہے کیونکہ قسم قسم کی پیدائش بنانا اور ایک بعد دوسرے کے بلا تخلّف ظہور میں لانا اور کام کو ہمیشہ برابر چلانا، قدرتِ تامّہ کی کامل نشانی ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ خدائے تعالیٰ کو ربوبیّت تامّہ حاصل ہے اور در حقیقت وہ ربّ الاشیاء ہے۔ نہ صرف بڑھئی اور معمار اشیاء کا۔ ورنہ ممکن نہ تھا کہ کارخانہ دنیا کا ہمیشہ بلا حرج چلتا رہتا بلکہ دنیا اور اس کے کارخانہ کا کبھی کا خاتمہ ہو جاتا کیونکہ جس کا فعل اختیار تام سے نہیں، وہ ہمیشہ اور ہر وقت اور ہر تعداد پر ہرگز قادر نہیں ہو سکتا"۔

(پرانی تحریریں۔ صفحہ ۱۴)

یہ پرانی تحریروں میں سے لیا گیا ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مدعا یہی ہے کہ جو بنانے والا ہے وہی راز جانتا ہے اس کا جس چیز کو بنایا گیا ہے۔ اور جس طرح معمار اپنی ترکھانی کے کام میں جو چیز بناتا ہے اس کو بہتر سمجھتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ جس نے سب کائنات کو پیدا کیا ہے ربوبیت تامّہ اس کو حاصل ہے اور ان کی کنہ سے واقف ہے۔ ہر ذرے کی کہنہ سے واقف ہے کیونکہ سب کچھ اسی نے پیدا فرمایا ہے۔

اب آخر پر سورۃ النّاس یعنی جو 'قُل' ہے اس کو مَیں پیش کرتا ہوں۔ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ . مَلِكِ النَّاسِ . اِلٰهِ النَّاسِ﴾. تو کہہ دے کہ مَیں انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی جو ﴿رَبِّ النَّاسِ﴾ ہے۔ ربوبیت تامہ اُسی کو حاصل ہے۔ ﴿مَلِكِ النَّاسِ﴾ بادشاہ بھی وہی ہے۔ ﴿اِلٰهِ النَّاسِ﴾ اور معبود بھی وہی ہے۔

اب دنیا میں جتنے لوگ دنیاوی حکومتوں اور بڑے بڑے لوگوں کی طرف دوڑتے ہیں ان کے اس دوڑنے کی وجہ صرف تین ہی ہیں۔ پہلا یہ کہ ﴿رَبِّ النَّاسِ﴾۔ رزق ملتا ہے ان سے۔ جس کی طرف سے رزق ملتا ہے اس کی طرف چیز دوڑے گی اور جہاں سے رزق ملے گا اس کے سامنے سر جھکا دیں گے۔ دوسرا بادشاہوں کے سامنے لوگ سر جھکاتے ہیں۔ تیسرا معبود کے سامنے لوگ سر جھکاتے ہیں اور یہاں ﴿اِلٰهِ النَّاسِ﴾ سے مراد وہ ہیں جو لوگ جھوٹے خداؤں کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ تو یہ تین ہی وجوہات ہیں جن میں جھوٹے لوگ جھوٹے خداؤں کے سامنے سر جھکانے والے، ربوبیت کی تلاش میں جھکنے والے، بادشاہوں کے سامنے سر ٹیکنے والے ہیں لیکن اصل مالک ان تینوں چیزوں کا اللہ ہی ہے۔ ﴿رَبِّ النَّاسِ﴾ بھی وہی ہے اس کی پناہ مانگنی چاہئے۔ اب رزق میں اگر تنگی ہو تو پھر اللہ تعالیٰ ہی رزق کشادہ کیا کرتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی طرف ہی جھکنا چاہئے۔ دنیا سے مانگنے سے کسی کا رزق بڑھ نہیں جایا کرتا بلکہ قناعت سے رزق بڑھتا ہے۔ اس کی بہت سی مثالیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی احادیث میں بیان ہوئی ہیں۔ ﴿مَلِكِ النَّاسِ﴾ جو مالک ہے لوگوں کا اصل حقیقی بادشاہ ہے اور معبود بھی وہی ہے۔ اس کے باوجود ان تینوں باتوں میں ﴿شَرِّ الْوَسْوَاسِ﴾ سے ڈرنا چاہئے۔ وسواس کہتے ہیں وسوسہ دماغ میں پھونک کر پیچھے بھاگ جانے والے کو۔ تو اب ﴿الْخَنَّاسِ﴾ یہ بھی اس کی تعریف ہے۔ ﴿مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾۔ ترجمہ یہ ہے: انسانوں کے بادشاہ کی، انسانوں کے معبود کی، بکثرت وسوسے پیدا کرنے والے کے شر سے، جو وسوسہ ڈال کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

اور ﴿اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ﴾ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ تو جتنے اس زمانے میں وسوسے پیدا کئے گئے ہیں یا وہ ملوکیت کی طرف سے ہیں یا اشتراکیت کی طرف سے اور جنّ سے مراد بڑے لوگ ہیں دنیا والے۔ امپیریلسٹ (Imperialist) اور 'اَلنَّاس' مراد عوام الناس ہیں۔ تو قرآن کریم کی یہ سورت دیکھیں ہر چیز پر کتنی حاوی اور متحمل ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ آئندہ زمانے میں ایسے وسوسے پیدا ہونے والے ہیں جو ملوکیت کی طرف سے بھی پیدا کئے جائیں گے اور اشتراکیت کی طرف سے بھی اور پناہ ان کی سوائے اللہ کے اور کہیں نہیں ملے گی۔ پس اللہ ہی کی پناہ میں آجاؤ۔

- اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں:

"وہ جو انسانوں کا پروردگار اور انسانوں کا بادشاہ اور انسانوں کا خدا ہے، مَیں وسوسہ انداز خنّاس کے وسوسوں سے اس کی پناہ مانگتا ہوں۔ وہ خنّاس جو انسانوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ جو جنوں اور آدمیوں میں سے ہے۔ اِس آیت میں یہ اشارہ ہے کہ اس خنّاس کی وسوسہ اندازی کا وہ زمانہ ہو گا کہ جب اِسلام کے لئے نہ کوئی مربی اور عالم ربانی زمین پر موجود ہو گا اور نہ اسلام میں کوئی حامیٔ دین بادشاہ ہو گا تب مسلمانوں کے لئے ہر ایک موقع پر خدا ہی پناہ ہو گا۔ وہی خدا، وہی مربی، وہی بادشاہ و بس"۔ (تحفہ گولڑویہ۔ صفحہ ۱۰۶۔ حاشیہ)

ایک اور آخری اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ہے جو روئیداد جلسہ دعا سے لیا گیا ہے۔

"تم پناہ مانگو خدا کے پاس جو تمہارا بادشاہ ہے۔ یہ ایک اور اشارہ ہے تا لوگوں کو متمدن دنیا کے اصول سے واقف کیا جاوے اور مہذّب بنایا جاوے۔ حقیقی طور پر تو اللہ تعالیٰ ہی بادشاہ ہے مگر اس میں اشارہ ہے کہ ظلّی طور پر بادشاہ ہوتے ہیں اور اسی لئے اس میں اشارۂ مَلِک وقت کے حقوق کی نگہداشت کی طرف بھی ایماء ہے۔ یہاں کافر اور مشرک اور موَحّد بادشاہ یعنی کسی قسم کی قید نہیں"۔ یعنی بادشاہ ہر قسم کے اس میں آ گئے ہیں خواہ کافر ہوں، مشرک ہوں یا موَحّد ہوں۔ "خواہ کسی مذہب کا بادشاہ ہو۔ مذہب اور اعتقاد کے حصے جدا ہیں"۔

(رونیداد جلسہ دعا۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۶۰۴)

ضلع نارووال (پاکستان) میں دو احمدی مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا

(پریس ڈیسک): پاکستان سے بذریعہ فیکس اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ضلع نارووال کے ایک گاؤں سیدووالہ نیواں میں مکرم نور احمد صاحب پٹواری اور ان کے بیٹے مکرم طاہر احمد صاحب کو نامعلوم افراد نے گولیاں مار کر شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

واقعہ کی تفصیلات کے مطابق ۱۳ر ستمبر ۲۰۰۱ء کی رات کو مکرم نور احمد صاحب پٹواری اپنے دو بیٹوں طاہر احمد اور جاوید احمد نیز ایک غیر از جماعت دوست کے ہمراہ اپنے ڈیرے پر سوئے ہوئے تھے کہ رات ساڑھے بارہ بجے کے قریب پانچ مسلح افراد نے جنہوں نے اپنے منہ اور سر کپڑے سے لپیٹے ہوئے تھے حملہ کیا اور ہر چارپائی کے قریب کھڑے ہو کر سوئے ہوئے افراد پر فائر کئے جس کے نتیجہ میں مکرم نور احمد صاحب اور مکرم طاہر احمد صاحب موقع پر ہی وفات پا گئے۔

مکرم جاوید احمد صاحب کو کندھے کے قریب بازو میں گولی لگی۔ انہیں فوری طور پر نارووال ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔ غیر از جماعت دوست کے پیٹ میں گولیاں لگیں جس کی وجہ سے ان کی حالت تشویشناک ہے۔ انہیں فوری طور پر لاہور ہسپتال پہنچایا گیا۔

مکرم نور احمد صاحب کی عمر ۷۰ سال اور مکرم طاہر احمد صاحب کی عمر ۲۶ سال تھی جبکہ جاوید احمد صاحب جو زخمی ہیں ان کی عمر ۳۶ سال ہے۔

مرحومین کو پوسٹ مارٹم کے بعد ان کے گاؤں میں دفن کر دیا گیا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ مرحومین کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر عظیم عطا فرمائے۔ نیز پاکستان کے تمام احمدیوں کو خصوصاً اسیران راہ مولا کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

بقیہ:خطاب جلسہ سالانہ جرمنی از صفحہ نمبر ۲

"مسجد بلال" رکھا گیا ہے۔اس کے علاوہ نو مبائعین اپنے اپنے علاقوں میں مساجد کیلئے پلاٹس مہیا کر رہے ہیں۔ یہ ساری کامیابیاں اللہ کے فضل سے جماعت کینیا کو توفیق ملی ہے کہ ان کی کوشش سے سرانجام پائیں۔

تنزانیہ(TANZANIA)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:اب میں جماعت تنزانیہ کا ذکر کرتا ہوں۔امسال تنزانیہ میں ۸۱ مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔اور ان سب جگہوں پر نظامِ جماعت قائم کر دیا گیا ہے۔۲۱ مساجد کا اضافہ ہے۔جس میں سے ۱۲ تعمیر ہوئی ہیں اور ۹ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔گزشتہ چند سالوں سے تنزانیہ میں غیر معمولی بیداری کی لہر ہے اور نئے نئے علاقے فتح ہو رہے ہیں۔ایسی عظیم رو چلی ہے کہ امسال اب تک تہتر (۷۳)لاکھ سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔جماعت تنزانیہ نے دورانِ سال ۱۷ تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز کا انعقاد کیا ہے جن میں شامل ہونے والے نمائندگان کی تعداد ۱۹ ہزار ۴۰۳ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اب یہ جو تربیتی کلاسز کا انعقاد ہے یہ بہت ضروری ہے کیونکہ اس سے بہت غیر معمولی فوائد ہو رہے ہیں۔جہاں جہاں بھی تربیتی کلاسز سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد معلمین اپنے اپنے گاؤں کو واپس جاتے ہیں وہاں غیر معمولی جوش اور ولولے کے ساتھ از سرِ نو کام شروع کرتے ہیں۔

تبلیغی ریفریشر کورس کے بعد وسعتِ تبلیغ

اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ تنزانیہ کو دوران سال ۲۰۰۰ء میں نیشنل تبلیغی ریفریشر کورس دارالسلام میں منعقد کرنے کی توفیق ملی جس میں ملک بھر سے منتخب داعیان الی اللہ و نو مبایعین شامل ہوئے۔دو ہفتے کے اس کورس کے بعد شامل ہونے والوں میں ایک نیا جوش اور ولولہ موجود تھا اور وہ بڑے عزم کے ساتھ واپس گئے۔

بعد میں دورہ جات کے دوران معلوم ہوا کہ ان لوگوں نے واپس جا کر از خود تبلیغی پرمٹ حاصل کئے اور بستی بستی تبلیغی مہمات شروع کر دیں۔ بعض نیک فطرت معلمین جو جماعت میں شامل ہوئے تو ریفریشر کورس کے بعد اپنے ساتھیوں کے پاس گئے اور اُن سے کہا کہ پہلے اکٹھے احمدیت کی مخالفت نافہمی سے کیا کرتے تھے۔آؤ اب معاونت فی الخیر کریں۔چنانچہ ان سب لوگوں نے مل کر کام کیا۔جس کے نتیجہ میں اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے تنزانیہ میں تہتر (۷۳)لاکھ سے زائد افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔

الحمدلله علی ذالك۔

تنزانیہ کے صوبہ IRINGA میں گزشتہ دو سال سے جماعت کو اللہ کے فضل سے غیر معمولی پذیرائی ہوئی ہے۔سات (۷)لاکھ سے زائد افراد احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔جماعت احمدیہ کی ترقیات سے متاثر ہو کر شہر کے عربوں نے جماعت کی مخالفت میں پیسہ اکٹھا کر کے ہر وہ طریق اختیار کرنا شروع کیا جو جماعت کر رہی تھی تا کہ جماعت کے اثر اور پھیلاؤ کو روک سکیں۔مثلاً جماعت کی نقل میں مخالف ملّاؤں نے تبلیغی جلسے شروع کئے، داعیان کے گروپ بنائے، پمفلٹس شائع کئے حتی کہ دورہ جات کے لئے گاڑیاں بھی خریدیں اور سو فیصدی نقالی کرتے ہوئے گاڑیوں کے اوپر اپنی تنظیم کا نام بھی لکھوایا اور سپیکر بھی نصب کئے۔ ان سب باتوں کے باوجود انہیں کچھ بھی کامیابی نہیں ہوئی تو ان مُلّاؤں کے آقاؤں نے ان کو بلا کر پوچھا کہ کیا وجہ ہے؟ تمہاری کوشش کے کوئی نتائج ظاہر نہیں ہو رہے۔ملّانوں کے ٹولے نے جواب دیا کہ یہ درست ہے کہ ہمارے پاس اب سہولیات موجود ہیں لیکن ہمارے پاس پاکستانی مبلغ نہیں ہے جو دیہاتوں میں جا کر تبلیغ کرے، جنگلوں میں سو سکے اور کئی کئی دن انہی علاقوں میں گھومتا رہے جبکہ جماعت احمدیہ کے پاس پاکستانی مبلغ ہیں جو یہ سارے کام کرتے ہیں۔

ایک نو احمدی معلم رمضان شعبان صاحب بیان کرتے ہیں کہ وہ احمدیت قبول کرنے سے قبل اہل حدیث کے گروپ کے پندرہ (۱۵) سال تک مبلغ رہے لیکن ایک بھی غیر مسلم کو مسلمان نہ بنا سکے۔لیکن اب احمدیت کی برکت سے جہاں وہ خود احمدی ہوئے اب ہر ماہ پچاس ساٹھ ہزار افراد کو حقیقی مسلمان بنانے کی توفیق پا رہے ہیں۔

امیر صاحب تنزانیہ مزید بیان کرتے ہیں کہ:

تنزانیہ کے ایک علاقہ کیتاپی لیموا (KITAPILMWA) میں چند لوگوں کو قبولِ احمدیت کی توفیق ملی۔لوگوں کی اکثریت عیسائی ہے۔ایک دن ایک نو احمدی ہمارے مبلغ مکرم محمود احمد شاد صاحب کے پاس آئے کہ میری بیوی بچہ کی پیدائش کے لئے سخت تکلیف میں ہے،اسے فوری ہسپتال پہنچانا ہے، ہماری مدد کریں۔ محمود شاد صاحب اس نو احمدی کے ساتھ ہسپتال گئے پھر ہسپتال سے فارغ ہو کر مریضہ کو گاڑی میں ہی اس کے گھر تک چھوڑ کر آئے۔گاؤں کے لوگوں کو اس بات سے بہت حیرت ہوئی کہ ایک مبلغ، غیر قوم کا آدمی اس تکلیف سے ایک عورت کی خاطر یہاں آیا، مریضہ کو ہسپتال لے کر گیا پھر واپس گاؤں چھوڑنے کے لئے آیا۔یہ نمونہ دیکھ کر وہ بہت زیادہ متاثر ہوئے اور اس گاؤں نے یکجائی طور پر جماعت احمدیہ میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔اس واقعہ کا اس علاقہ میں اس قدر چرچا ہے کہ اس وقت تک اس علاقے میں تیس (۳۰) ہزار سے زائد سعید روحیں احمدیت میں داخل ہو چکی ہیں۔

محمود احمد شاد صاحب مبلغ تنزانیہ مزید بیان کرتے ہیں:نو مبائعین کو اللہ تعالیٰ ثباتِ قدم عطا فرما رہا ہے اور وہ خدمت دین میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ایک نو مبائع احمدی شریف صاحب اس سال شوریٰ میں شامل ہوئے۔واپسی پر ان کی کایا پلٹ گئی۔کہنے لگے کہ پہلے ہم چندوں کے بارے میں سنتے تھے اب ہمیں پتہ چلا ہے کہ جماعتی چندوں کی کیا اہمیت ہے۔اس لئے اب ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں کو چندوں میں شامل کریں گے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مجالس شوریٰ کا جو ہر جگہ انعقاد ہو رہا ہے اس کا بھی بہت گہرا فائدہ ہوتا ہے۔ جو ایک دفعہ جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ میں شامل ہو جائے اس کی کایا پلٹ جاتی ہے۔چنانچہ انہوں نے اپنی ایک ایکڑ کی فصل کی ساری آمد جماعت کے نام پیش کر دی۔

انہوں نے بتایا کہ چند روز قبل عیسائیوں کا ایک گروپ ہمیں تبلیغ کرنے آیا اور کہا کہ آؤ عیسائیت میں داخل ہو جاؤ۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں تو احمدی مسلمان ہوں تو وہ کہنے لگے اگر آپ احمدی ہیں تو پھر ہم آپ کو ہرگز تبدیل نہیں کر سکتے،نہ ہی آپ سے بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔

نو احمدی کا ثباتِ قدم اور دشمنوں کی ذلت

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نو احمدیوں کو اللہ تعالیٰ ثبات قدم عطا فرما رہا ہے۔تنزانیہ کے جنوبی صوبہ IRINGA کے ایک گاؤں مکونگولے کے امام نے اپنی فیملی کے تمام 72۔افراد اور مقتدیوں سمیت احمدیت قبول کی۔اس علاقہ میں ایک لاکھ بیعتیں ہوئیں اس علاقے کے ایک مخالفِ احمدیت نے IRINGA شہر سے عربوں کو بُلا کر اس گاؤں کے احمدی امام کے پاس بھیجا کہ وہاں قادیانیوں کی مسجد نہ بنے۔وہ کافر ہیں ہم تمہیں مسجد بنا کر دیں گے۔ تو اس امام نے جواب دیا واپس چلے جاؤ اور آئندہ میرے پاس نہ آنا تمہیں سوائے شیطانیوں کے کچھ نہیں سوجھتا۔ پہلے اتنے سالوں سے تمہیں ہماری کوئی فکر اور ہمدردی نہیں تھی اب جب کہ جماعت احمدیہ یہ علاقہ فتح کر چکی ہے تو تمہیں شرارتیں سوجھ رہی ہیں۔ہم صدقِ دل سے احمدی ہو چکے ہیں اور یہاں پر اب احمدیہ مسجد ضرور بنے گی۔

حضور نے فرمایا کہ بعض بڑے بڑے ابتلاؤں میں بھی پڑے مگر اللہ کے فضل سے ثابت قدم رہے۔ تنزانیہ کے جنوبی صوبہ رُووُما (RUVUMA) کے ضلع ٹنڈورو (TUNDURU) میں اس سال پہلی دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں بیعتیں ہوئیں جس سے مخالفین کو آگ لگ گئی۔نو مبائعین کو ان کے نکاح توڑنے کے فتوے اور بیوی بچے چھیننے کی دھمکیاں دی گئیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ مولوی ایک دوسرے کے نکاح عجیب طرح توڑ دیتے ہیں۔ کسی اور کا نکاح ہوا اور یہ فتویٰ دے دیتے ہیں کہ نکاح ٹوٹ گیا۔ تو یہ صرف پاکستان کا حال نہیں ہر ملک میں مولویوں کا ایک ہی حال ہے۔ تو فتوے دینے شروع کر دئے کہ تمہارے نکاح ٹوٹ گئے بیویاں حرام ہو گئیں لیکن انہوں نے کوئی پرواہ نہیں کی اور گورنمنٹ کے پاس احمدی پہنچے اور گورنمنٹ نے فتویٰ دے دیا کہ مولویوں کا فتویٰ نہیں چلے گا۔احمدیوں کے نکاح نہیں ٹوٹ سکتے۔وہ قانونی طور پر جائز نکاح ہیں۔ بچیوں پر زور ڈالا گیا تو انہوں نے بھی اپنے والدین کو چھوڑ دیا لیکن اپنے خاوندوں کو نہیں چھوڑا۔

اس علاقے کے بڑے اہلِ حدیث امام حسن خلیفہ صاحب اپنے مقتدیوں اور مسجد سمیت احمدی ہو چکے ہیں۔اُن کو یہ ابتلا پیش آیا کہ مخالفین نے ان کی بیوی اور چار بچے زبردستی چھین لئے۔ لیکن یہ نو احمدی امام خدا کے فضل سے بڑی استقامت سے احمدیت پر قائم ہیں۔اب وہ اللہ کے فضل سے اپنے علاقے میں اپنے ساتھی داعیان کے ہمراہ دن رات دعوت الی اللہ میں لگے ہوئے ہیں اور انہوں نے اپنے بیوی بچوں کی خاطر اپنا سر مخالفین کے آگے نہیں جھکایا۔

حق کے دشمنوں کے انتشار کا ایک واقعہ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ تنزانیہ میں ایک اسلامی تحریک "خدمت دعوتِ اسلامیہ" ہے جس کے ناظمِ اعلیٰ شیخ شعبان مرانڈا صاحب ہیں۔ یہ لوگ جماعت کے خلاف مسلسل بدزبانی کر رہے تھے۔ گزشتہ سال یہ شیخ حج پر گیا تو وہاں کی بھگدڑ میں اس کی ٹانگ پر زخم آیا۔ واپس آ کر زخم خراب ہوتا چلا گیا۔ بالآخر اس کی ٹانگ گھٹنے سے کاٹ دی گئی۔ اب یہ شخص قہری تجلی کا نشانہ بن کر بیکار بیٹھا ہے۔ ان کے آپس میں اس قدر جھگڑے ہوئے کہ یہ ادارہ اس سال ٹوٹ گیا۔ اور وہ سامان جسے یہ لوگ جماعت احمدیہ کی مخالفت میں استعمال کیا کرتے تھے اسے بیچنے کے لئے جماعت احمدیہ کو بھی پیغام بھیجا۔ چنانچہ ان کے سپیکر جماعت نے سستے داموں خرید لئے اور احمدیت کو ختم کرنے کا دعویٰ کرنے والے خود ختم ہو گئے۔

مخالف باپ اور بیٹے سے اللہ کی تقدیر کا ایک جیسا سلوک

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب یہ سارے اتفاقات نہیں ہیں۔ یہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص تقدیر ظاہر ہو رہی ہے ورنہ کیسے اتفاقیہ واقعات ہو سکتے ہیں۔ امیر صاحب تنزانیہ لکھتے ہیں کہ:-

صوبہ COAST میں ایک مخالف احمدیت شیخ محمد نے احمدیت کی شدید مخالفت کی اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے خلاف نہایت نازیبا الفاظ کہتا۔ ایک روز یہ مولوی اپنے کھیت میں کام کر رہا تھا کہ آنکھ

میں کوئی چیز لگی جس سے یہ شخص دائیں آنکھ کی بینائی سے محروم ہو گیا۔

حضور نے فرمایا یہ مولوی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ باتیں ہمیشہ سے مشہور کرتے آئے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ کانے دجال ہیں اور آپ کی دائیں آنکھ ضائع ہو چکی ہے اور یہ معجزہ بیشمار دفعہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے کہ ایسی بکواس کرنے والے مولویوں کی دائیں آنکھ ہی زخمی ہوتی ہے۔ تو باپ کی تو ہو گئی اور بیٹے کا بھی یہی حال ہوا۔ وہ دائیں آنکھ سے محروم ہو گیا۔ اور اس شیخ کے بیٹے رشیدی نے بھی باپ کی طرح جماعت کی مخالفت کا شدت سے آغاز کیا اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے خلاف انتہائی نازیبا کلمات کہتا۔ چند ماہ قبل اپنے کھیت میں کام کر رہا تھا کہ ایک درخت کٹ کر گرا جس سے اس کی دائیں آنکھ ہی ضائع ہو گئی۔ اس کے بعد اُس نے جماعت کی مخالفت چھوڑ دی۔

ملاوی (MALAWI)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ملک بھی تنزانیہ کے ماتحت ہے۔ ملاوی بھی ان ممالک میں سے ہے جہاں امسال پہلی مرتبہ کامیابیوں کے میدان جماعت کو عطا ہوئے ہیں۔ گزشتہ سال ملاوی کی بیعتوں کی تعداد صرف ۳۷۶ تھی۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی بیعتوں کی تعداد ایک لاکھ ۸۰ ہزار سے بڑھ چکی ہے۔ الحمد للہ۔

جب تنزانیہ سے ہمارا تبلیغی وفد ملاوی کے صوبہ مَزُوزُو (MZUZU) میں گیا اور تبلیغ شروع کی تو اس وقت یہ مشکل پیش آئی کہ یہ سارا علاقہ اپنی لوکل زبان ہی سمجھتا تھا اور ان تک پیغام پہنچانا ایک مسئلہ بن گیا تھا۔ زبان کا یہ فرق تبلیغ میں وقتی روک تو بنا مگر آخر اللہ تعالیٰ کی تائید اس طرح ظاہر ہوئی کہ اس علاقے کے ایک ایسے امام کو قبول احمدیت کی توفیق ملی جن کو انگلش، سواحیلی اور لوکل زبان پر عبور تھا۔ اس امام نے احمدیت قبول کی اور ہمارے وفد میں شامل ہو گئے۔ اللہ کے فضل سے اس علاقے میں جہاں پہلے ایک بھی احمدی نہیں تھا اس وقت ایک لاکھ سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں اور یہ تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔

موزمبیق (MOZAMBIQUE)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ملک بھی تنزانیہ کے ماتحت ہے۔ موزمبیق اُن ممالک میں سے ہے جہاں امسال پہلی مرتبہ عظیم الشان کامیابیوں کے نئے میدان جماعت کو عطا ہوئے ہیں۔

موزمبیق میں گذشتہ سال جماعت کو تیئس (۲۳) ہزار پانچ صد (۵۰۰) تین (۳) بیعتیں حاصل کرنے کی توفیق ملی تھی۔ امسال انہیں جو ٹارگٹ دیا گیا تھا وہ ایک لاکھ کا تھا۔ الحمد للہ امسال موزمبیق کے شمالی علاقہ جات یاؤ (WAYAO) اور مَاکونڈے (MAKONDE) قبائل میں کامیاب تبلیغی پروگرام ہوئے ہیں۔ اور اب تک یہاں کی بیعتوں کی مجموعی تعداد دس لاکھ ہو چکی ہے۔ یعنی ایک لاکھ کا ٹارگٹ دیا گیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے دس لاکھ بیعتیں ہو چکی ہیں اور بیعت کرنے والوں میں اس علاقہ کے دو چیف اور پانچ شیوخ شامل ہیں۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

بقیہ: حاصل مطالعہ از صفحہ نمبر ۱۶

پاک و رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق جو غلط فہمیاں اسلام کے متعلق یورپین تصنیفات کے مطالعہ سے پیدا ہو گئی تھیں وہ رفع ہو گئیں۔ اسلام کی سادگی مجھ پر زیادہ سے زیادہ واضح ہو گئی۔ میری دلی خواہش ہے کہ یورپ اور امریکہ کے لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اسلام میں کتنی اعلیٰ خوبیاں ہیں۔ تا عیسائی ممالک آہستہ آہستہ انہیں قبول کر سکیں۔ اسلامی تعلیم اس قدر سادہ ہے کہ سادہ ترین آدمی بھی اسے نہایت آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ عیسائیت اسلام سے بہت کچھ حاصل کر سکتی ہے۔ اسلام اور عیسائیت دونوں ایک دوسرے سے بہت کچھ لے سکتے ہیں۔ اور اس طرح ایک دوسرے کے قریب ہو سکتے ہیں۔

یہ فضول بات ہے کہ ہم دوسرے مذاہب کے تاریک پہلوؤں کو ہی زیر نظر رکھیں۔ ہمیں چاہئے کہ خوبیوں کو بھی دیکھیں۔ بلکہ انہیں قبول کریں۔ اس طرح توحید کے متعلق ہمارا عقیدہ کامل ہو سکتا ہے۔ اور خدائے واحد و قادر مطلق پر ایمان بڑھ سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ احمدیت کے مقدس بانی کو خدائے تعالیٰ کی طرف سے الہامات ہوتے تھے اور مَیں ایمان رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں سے ہم کلام ہوتا ہے جس کے کئی ایک مقاصد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مختلف مذاہب میں جو اختلاف ہے وہ کم ہو جائے۔

رواداری

مجھے یہ دیکھ کر بے انتہا مسرت ہوئی کہ قادیان میں غیر مذاہب والوں سے بہت اچھا سلوک کیا جاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح امام جماعت احمدیہ نے اپنی بے انتہا مصروفیتوں کے باوجود مجھے کئی بار باریابی کا موقعہ عطا فرمایا اور ایک دفعہ فرمایا احمدیوں کو دیگر مذاہب کے لوگوں کے متعلق رواداری کی بھی تلقین کی جاتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جماعت احمدیہ کا دیگر مذاہب کے ساتھ حسن سلوک پرانے مذہبی تعصّبات کو نیست و نابود کرنے میں بہت ممد ہو گا اور مجھے اس تصور سے بے انتہا مسرت ہوتی ہے کہ اس سے آخرکار مختلف مذاہب میں اختلافات کم ہو جائیں گے۔ مَیں قادیان میں ایک عیسائی کی طرح رہا اور کبھی اسے چھپایا نہیں لیکن باوجود اس کے مجھ سے بہترین سلوک کیا گیا۔

قادیان جانے والوں کو مشورہ

جس شخص کو قادیان جانے کا اتفاق ہو مَیں اسے مشورہ دوں گا کہ وہ وہاں کچھ عرصہ ٹھہرے کیونکہ کچھ عرصہ ٹھہرنے پر ہی قادیان کی حقیقی سپرٹ انسان پر ظاہر ہونا شروع ہوتی ہے۔ لیکن جو شخص ایک آدھ دن ٹھہر کر چلا جائے اسے وہاں کوئی دلچسپی نظر نہ آئے گی۔ قادیان، دہلی آگرہ کی طرح شاندار عمارات کا مجموعہ نہیں لیکن ایک ایسی جگہ ہے جس کے روحانی خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ یہاں ہر دن جو گزارا جائے انسان کی روحانیت میں اضافہ کرتا ہے اور بہت ہی کم لوگ ایسے ہونگے جو قادیان سے خالی ہاتھ واپس گئے ہوں۔ لیکن وہاں سے جو کچھ حاصل ہوتا ہے اس کی قیمت کا اندازہ سِکّوں میں نہیں ہو سکتا بلکہ یہ بہت ہی زیادہ قیمتی بلکہ انمول چیز ہے۔ مَیں نے ایشیا میں ایک لمبا سفر کیا ہے اور بہت مقامات دیکھے ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہیں دوبارہ دیکھنے کی خواہش نہیں۔ بعض ایسے ہیں جنہیں پھر دیکھنے کو دل چاہتا ہے اور ایسے مقامات میں قادیان کا نمبر سب سے اول ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ قادیان نے مجھے کیا کچھ دیا ہے۔ اور ہر ایک وزیٹر کو دے سکتی ہے۔ آخر میں ان تمام احباب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی مہربانی سے قادیان کا قیام میری زندگی کا ایک یادگار اور ناقابل فراموش واقعہ بن گیا ہے۔ فرق اتنا ہے کہ انہوں نے ایک مسلمان کی حیثیت سے رائے قائم کی ہے اور مَیں عیسائی ہونے کی حالت میں یہ سطور لکھ رہا ہوں"۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

اسی طرح ایک دفعہ ابو جہل نے آنحضورؐ کے قتل کا ارادہ کیا مگر اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر آپ کی حفاظت فرمائی اور ابو جہل پر رعب طاری فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے آیت قرآنی ﴿وَاِذْ یَمْکُرُبِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ......الخ﴾ کے تحت آنحضرتؐ کے سفر ہجرت کے دوران حفاظت الٰہی کے غیر معمولی واقعات کا بھی ذکر فرمایا اور پھر خیبر کے موقع پر ایک یہودیہ کے آپ کو زہریلا گوشت دینے کا واقعہ بھی بتایا اور فرمایا کہ یہ ساری روایات ﴿یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ﴾ کے تابع ہیں۔ حضور نے غزوہ حنین میں آنحضرتؐ کی شجاعت اور دشمنوں سے حفاظت کا واقعہ بھی بیان فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی اللہ تعالیٰ نے کئی مواقع پر غیر معمولی رنگ میں حفاظت فرمائی۔ آپ کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہاماً عصمت و حفاظت کا وعدہ دیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ نے بعض الہامات حضرت اقدس مسیح موعودؑ بھی پیش فرمائے۔ اور حضور علیہ السلام کا اقتباس بھی پڑھ کر سنایا جس میں آپ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ کا کسی کے ہاتھ سے قتل نہ کیا جانا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے اور قرآن شریف کی صداقت کی دلیل ہے۔

نرم مزاج بنو کیونکہ جو نرم مزاجی اختیار کرتا ہے خدا بھی اس سے نرم معاملہ کرتا ہے۔

(سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"خداوند کریم نے جو اسباب اور وسائل اشاعتِ دین کے اور دلائل اور براہین اتمام حجت کے محض اپنے فضل و کرم سے اس عاجز کو عطا فرمائے ہیں وہ امم سابقہ میں سے آج تک کسی کو نہیں دی گئیں۔ وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ سو چونکہ خداوند کریم نے اسباب خاصہ سے اس عاجز کو مخصوص کیا ہے اور ایسے زمانہ میں اس خاکسار کو پیدا کیا ہے جو اتمام خدمت تبلیغ کے لئے نہایت ہی معین و مددگار ہے۔ اس لئے اُس نے اپنے تفضّلات و عنایات سے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ روز ازل سے یہی قرار یافتہ ہے کہ آیت کریمہ متذکرہ بالا اور نیز آیت ﴿وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ﴾ کا روحانی طور پر مصداق یہ عاجز ہے اور خدائے تعالیٰ ان دلائل و براہین کو ان سب باتوں کو کہ جو اس عاجز نے مخالفوں کے لئے لکھے ہیں خود مخالفوں تک پہنچا دے گا۔ اور ان کا عاجز اور لاجواب اور مغلوب ہونا دنیا میں ظاہر کر کے مفہوم آیت متذکرہ بالا کا پورا کر دے گا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔ (براہین احمدیہ)

بقیہ: ملینیم سکیم اور جماعت احمدیہ کا والہانہ لبّیک از صفحہ نمبر ۴

از صفحہ نمبر ۴

گہری تاریکی میں ڈھانپ رکھا ہے۔

کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس کے مقابل پر تمہارے ایک کروڑ ۸۳ لاکھ ۹۱ ہزار لٹریچر کی کیا حیثیت ہے لیکن ایسے وسوسہ اندازوں کے وساوس سے گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ اندھیرے کتنے ہی پھیل جائیں اور ظلمتیں کتنی ہی گہری ہو جائیں، نور کی ایک مشعل، روشنی کی ایک کرن تاریکی کے دبیز پردوں کا جگر چیرنے کے لئے کافی ہوا کرتی ہے۔

دیکھئے سو سال پہلے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احیاءِ دین اور عالمگیر غلبۂ اسلام کی مہم کا آغاز فرمایا تھا تو اُس وقت کی دنیا بھی ان کوششوں کو معمولی خیال کرتی تھی کیونکہ اسے معلوم نہیں تھا کہ اس مہم میں الٰہی قوت کارفرما ہے۔ چنانچہ وہ مہم جو اُس وقت ہزاروں سے شروع کی گئی تھی یہ اُسی کا توفیض ہے جو آج کروڑوں کی صورت میں اپنے جلوے دکھارہا ہے۔

وہ بیج جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کل عالم میں بکھیرا تھا اس میں نشوونما کی طاقت تھی۔ وہ آپ کی متضرعانہ دعاؤں کے پانی سے سیراب ہو کر خدا کے فضلوں کے ساتھ پروان چڑھا اور آج جو تمام عالم میں احمدیت کا باغ لہلہاتا ہوا نظر آتا ہے، گلشن احمد پر یہ بہار خدا کے اس برگزیدہ مسیح کی محنتوں اور دعاؤں ہی کا توفیض ہے۔

فتح اسلام کے منصوبہ کی وہ شاخیں جو مسیح محمدی کے مقدس ہاتھوں سے لگائی گئیں وہ بڑھیں اور پھولیں اور پھلیں اور آج وہ شجرہ طیبہ بن کر ساری دنیا پر سایہ فگن ہو رہی ہیں اور اپنے شیریں پھلوں سے حق کے بھوکوں اور پیاسوں کی بھوک اور تشنگی کو بجھانے کا ذریعہ بن رہی ہیں۔

☆......☆......☆......☆

کوئی وسوسہ انداز کہہ سکتا ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں یوں لٹریچر تقسیم کرنا وقت اور محنت اور پیسے کا ضیاع ہے۔ مگر افسوس کہ ایسا شخص قرآن سے غافل اور بے پرواہ ہے۔ کیا اُسے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آخری زمانہ میں اسلام کے عالمگیر غلبہ کی آسمانی مہم کی مثال انجیل کے حوالے سے ایک کھیتی سے دی ہے۔ جس طرح زمیندار زمین میں بیج کا چھٹہ دیتا ہے تو کچھ بیج پتھریلی اور بنجر زمین پر بھی پڑتا ہے، کچھ قانون قدرت کے تحت چرند پرند بھی کھا جاتے ہیں۔ لیکن خدا کے فضل سے زرخیز زمین پر پڑنے والا بیج نشوونما پاتا ہے اور وہ چاہے تو ایک ایک دانہ سے سات سات بالیاں اگتی ہیں اور ہر بالی سو سو دانے سے بھر جاتی ہے اور جب وہ چاہے تو اس سے بھی بڑھا کر عطا کرتا ہے۔

☆......☆......☆......☆

آنحضرت ﷺ نے مسیح موعودؑ کو حارث اور حرّاث کا نام دیا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی وضاحت کے ساتھ اور بڑے پُرشوکت الفاظ میں یہ اعلان فرمایا ہے کہ جہاں تک اشاعت اسلام کا تعلق ہے اور یورپ و امریکہ اور تمام عالم میں اسلام کو غالب کرنے کا تعلق ہے تو:

"یہ میرا کام ہے۔ دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہو گا جیسا مجھ سے یا جیسا اُس سے جو میری شاخ ہے اور مجھ ہی میں داخل ہے"۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۱۸)

پس آج اکیسویں صدی کے آغاز پر حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفۂ رابع کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اشاعت اسلام کے لئے جو بیج آپ بو رہے ہیں یہ بھی اپنے رب کے حکم سے اپنے وقت پر پھل لائے گا اور بہت پھل لائے گا اور لا رہا ہے۔ یہ تحریک مؤید من اللہ کی تحریک ہے اور اللہ کے فرشتے سعید فطرت دلوں پر نازل ہو کر انہیں صداقت کی طرف کھینچ کھینچ کر لا رہے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

خداتعالیٰ کی نظر دلوں پر ہے۔ اس کی راہ میں اخلاص سے اٹھایا ہوا کوئی قدم اور اس کی محبت اور رضا کے لئے کیا گیا کوئی عمل ضائع نہیں جاتا۔ حیرت انگیز طور پر خداتعالیٰ اپنی نصرت اور فضل کے نشانوں سے اپنے بندوں کے ایمانوں کی تقویت کے سامان فرماتا ہے۔

اس سلسلہ میں انگلستان کے ایک دوست نے جن کا تعلق افغانستان سے ہے اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ:

"مَیں ایک پاکستانی کی دکان پر کام کرتا تھا۔ ایک روز ایک باپردہ خاتون دکان میں تشریف لائیں اور انہوں نے حسب ضرورت سامان خریدنے کے ساتھ ساتھ دکان کے مالک کو کچھ تبلیغی لٹریچر بھی دیا۔ اس وقت مالک دکان نے لٹریچر لے لیا لیکن بعد میں اسے گندگی کی ٹوکری میں پھینک دیا۔ کام کے دوران میری نظر اس لٹریچر پر پڑی۔ مَیں نے اسے اٹھایا اور چونکہ اس میں قرآنی آیات تھیں اس لئے مَیں نے عزت کے ساتھ لے جا کر قریبی واقع سمندر کے پانی میں بہا دیا۔

چند دنوں بعد وہی باپردہ خاتون دوبارہ دکان پر آئیں۔ مَیں نے ان سے ادب کے ساتھ درخواست کی کہ کیا آپ مجھے جماعت احمدیہ کے متعلق کچھ لٹریچر دے سکتی ہیں؟ اگرچہ وہ حیران ہوئیں کہ مجھے کیسے علم ہوا کہ وہ احمدی ہیں تاہم انہوں نے مجھے لٹریچر لا کر دے دیا۔ مطالعہ کے بعد میری آنکھیں کھل گئیں اور معلوم ہوا کہ احمدی سچے مسلمان ہیں اور جس امام مہدیؑ نے آنا تھا وہ آگیا ہے اور جماعت احمدیہ اس امام مہدی کو ماننے والی جماعت ہے"۔

اس کے بعد ان کی دلچسپی کو دیکھتے ہوئے اس احمدی خاتون کے خاوند سے ان کی کئی تبلیغی نشستیں ہوئیں اور بالآخر شرح صدر کے ساتھ انہیں بیعت کی سعادت حاصل ہوئی۔

پھر انہوں نے اپنے بھائیوں کو تبلیغ شروع کی۔ چند ماہ کی کوشش سے انہوں نے بھی بیعت کر لی۔ اور چونکہ انہیں فارسی پر عبور حاصل ہے انہوں نے ایک ایرانی فیملی کو تبلیغ شروع کی اور جب ان کی تسلّی ہو گئی تو انہوں نے بھی بخوشی بیعت کر لی۔ وہ خود کہتے ہیں کہ:

"وہ تبلیغی لٹریچر جو خلوص سے دیا گیا تھا اگرچہ شروع میں گند کی ٹوکری میں پھینک دیا گیا لیکن اس کی برکت سے ہم سات لوگ بیعت کی توفیق پا چکے ہیں"۔

اسی طرح کا ایک بہت دلچسپ واقعہ جرمنی میں بھی ہوا۔ اس کا تعلق بکسٹال لگانے سے ہے۔ ہمارے ایک تبلیغی بکسٹال پر ایک ترک خاتون تشریف لائیں۔ انہوں نے کچھ کتب خریدیں۔ سٹال پر موجود خدام نے انہیں بتایا کہ ہمارے ایک مربی صاحب کی اہلیہ ترک ہیں کیا آپ ان سے ملنا پسند کریں گی؟ انہوں نے آمادگی ظاہر کی۔ چنانچہ کچھ روز بعد جب وہ ترک خاتون دوبارہ تشریف لائیں تو مربی صاحب کی اہلیہ کو دیکھ کر بے اختیار ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ ان سے رونے کی وجہ پوچھی تو وہ کہنے لگیں کہ چند دن قبل مَیں نے رؤیا میں آپ کو دیکھا تھا۔ مَیں یہ نہیں کہتی کہ آپ سے ملتا جلتا چہرہ تھا بلکہ وہ آپ ہی تھیں جو خواب میں مجھے ملیں اور مجھے تبلیغ کر رہی تھیں کہ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ کا یہ مطلب ہے، وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ، کا یہ مطلب ہے......"۔

چنانچہ اس کے بعد ان سے کچھ تبلیغی نشستیں ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل کی تسلی کے سامان کئے اور پورے شرح صدر کے ساتھ چار افراد پر مشتمل یہ فیملی بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئی۔ پھر ان کے ذریعہ جلد ہی تین اور بیعتیں بھی ہوئیں اور یوں وہ ایک ثمر آور بیج سات بالیوں میں تبدیل ہو گیا۔

☆......☆......☆......☆

جب ہم الٰہی تقدیر کے تحت ہونے والے ایسے حیرت انگیز اور روح پرور واقعات کو دیکھتے ہیں تو اسلام کے زندہ خدا پر ہمارا ایمان مزید مستحکم ہوتا ہے۔ اور اس امر پر ہمارا علم الیقین بڑھتے بڑھتے عین الیقین بلکہ حق الیقین کی منزل پر پہنچ جاتا ہے کہ:

"خداتعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے"۔ (الوصیت صفحہ ۱۰، ۱۱)

☆......☆......☆......☆

یہ خصوصی ملینیم سکیم ۳۱ر دسمبر ۲۰۰۱ء تک جاری رہے گی اور جیسا کہ مختلف ممالک کی مرسلہ سکیمز سے ظاہر ہوتا ہے سال کے ان بقیہ مہینوں میں اس مہم میں انشاء اللہ مزید تیزی اور وسعت آئے گی۔

☆......☆......☆......☆

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اسلام میں اس قدر صداقت کی روشنی چمک رہی ہے اور اس قدر اس کی سچائی پر نورانی دلائل موجود ہیں کہ اگر وہ اہل تحقیق کے زیر توجہ لائے جاویں تو یقیناً وہ ہر یک سلیم العقل کے دل میں گھر کر جاویں"۔

پس اے مسیح محمدی کے درخت وجود کی سرسبز شاخو!

اور اے عالمگیر غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کے احمدی زُرّاع!

تھکو مت اور درماندہ نہ ہو۔ بلکہ اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی ڈھال کے پیچھے ہو کر نورِ اسلام اور نور قرآن اور نور محمد مصطفیٰ ﷺ کی مشعلیں ہاتھ میں لے کر اس زمانے کے اندھیروں میں کود جاؤ۔ تم دیکھو گے کہ نور تمہارے آگے بھی چلے گا اور تمہارے پیچھے بھی اور تمہارے دائیں بھی اور تمہارے بائیں بھی۔ تمام ظلمتیں کافور ہو جائیں گی اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔

سنو! ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ کا پیغام ہمارے نام کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

منزلیں دے رہی ہیں آوازیں
صبح محوِ سفر ہو، شام چلو
تم اُٹھے ہو تو لاکھ اُجالے اٹھے
تم چلے ہو تو برق گام چلو
تم سے وابستہ ہے جہانِ نو
تمہیں سونپی گئی زمام چلو

اور

نور کی شاہراہوں پہ آگے بڑھو، سال کے فاصلے لمحوں میں طے کرو
خوں بڑھے میرا تم جو ترقی کرو قرۃ العین ہو ساربان کے لئے

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

قصصِ باطلہ

قسط نمبر ۲

حضرت داؤد علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ کے نہایت پاک بندہ تھے اور نبیوں کی مزکّی جماعت میں شامل تھے۔ ان کی نسبت یہ افتراء مشہور ہے کہ وہ نعوذ باللہ ایک شخص اُوریا کی بیوی پر عاشق ہو گئے اور جب باوجود بہت سے حیلوں کے وہ ہاتھ نہ آئی تو اس کے خاوند کو کسی خطرناک جنگ میں اس لئے بھیج دیا کہ وہاں وہ مارا جائے اور آپ نعوذ باللہ اس کی بیوی پر قبضہ کر لیں۔ مگر وہ اس جنگ سے بچ کر واپس آگیا ۔ حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر کسی اور جنگ پر اسے بھیج دیا مگر پھر بھی وہ زندہ بچ آیا، آخر ایک جنگ میں مارا گیا تو اس کی بیوی سے آپ نے شادی کر لی۔ مگر آپ کے اس فعل پر اللہ تعالیٰ نے خفگی کا اظہار کیا اور فرشتوں کو بھیج دیا تا وہ آپ کی آزمائش کریں۔

یہ قصہ بالکل باطل اور جھوٹ ہے

اور ہرگز ثابت نہیں۔ نہ قرآن کریم سے، نہ حدیث سے بلکہ اس کی اشاعت کی اصل وجہ یہ ہے کہ یہود حضرت داؤدؑ کو برا خیال کرتے ہیں اور ان کے نزدیک وہ نعوذ باللہ آخر زندگی میں مرتد ہو گئے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس قسم کے قصے مشہور کر چھوڑے ہیں جن کو مسلمانوں نے بھی نادانی سے نقل کر لیا۔

☆......☆......☆......☆

دنیا کے سب سے بڑے افتراؤں میں سے ایک وہ قصہ ہے جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے جس کی ہرگز کوئی اصل نہیں اور جو سر سے پاؤں تک جھوٹ اور دروغ ہے اور اس جھوٹ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچا ہے کیونکہ اس کی بنا پر آج تک اسلام اور اس کے بانی پر نہایت بیہودہ اعتراض ہوتے رہے ہیں۔ مگر خوب یاد رکھو کہ یہ قصہ بالکل جھوٹ ہے۔ وَھُوَ ھٰذا۔

آنحضرت ﷺ ایک دفعہ سورۃ نجم پڑھ رہے تھے۔ جب آپؐ اس آیت پر پہنچے ﴿اَفَرَأَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى﴾ تو شیطان نے آپ کی زبان پر یہ فقرہ جاری کر دیا "تِلْكَ الْغَرَانِيقُ الْعُلٰى وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى"۔ اصل آیت کے تو یہ معنے ہیں کہ لات اور عزیٰ اور مناۃ کیا حیثیت رکھتے ہیں اور ان میں کیا طاقت ہے۔ مگر وہ فقرہ جو کہا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ شیطان نے آپ کی زبان پر جاری کر دیا اس کو ملا کر اس کے یہ معنی ہو جاتے ہیں کہ لات اور عزیٰ اور منات یہ بھی بلندی پر اڑنے والے پرندے ہیں (یعنی بلند مرتبہ ہیں) اور ان کی شفاعت کی بھی امید کی جاتی ہے۔ جب آپ نے ساری سورۃ ختم کر لی تو آپ نے سجدہ کیا۔ اور آپ کے ساتھ مومنوں اور کافروں سب نے سجدہ کیا۔ پھر حضرت جبریل نے آپ کو بتایا کہ شیطان نے یہ فقرہ آپ کی زبان پر جاری کر دیا تھا جسے معلوم کر کے آپ کو سخت رنج ہوا اور اللہ تعالیٰ نے تسلی کے لئے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّا اِذَا تَمَنّٰى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْ اُمْنِيَّتِهٖ﴾ یعنی نہیں بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول یا نبی مگر جب اس نے کچھ پڑھا کتاب سے تو شیطان نے اس کی تلاوت میں کچھ زائد کر دیا۔ اور اس طرح رسول اللہ ﷺ کو کچھ تسلی ہوئی۔ (نعوذبالله من ذلك)

اس قصہ کے باطل ہونے کے لئے کسی بیرونی دلیل کی ضرورت نہیں۔ خود یہ قصہ اپنا آپ مکذب ہے۔ کیونکہ آیت مذکور بالا یعنی ﴿وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ......الخ﴾ کے جو معنے کئے جاتے ہیں وہ خود غلط ہیں کیونکہ اگر وہی معنے کئے جائیں جو اس قصہ کے بنانے والے کرتے ہیں تو اس آیت کا مطلب یہ ہو گا کہ جس قدر رسول اور نبی تجھ سے پہلے گزرے ہیں وہ جب اپنی الہامی کتب کا کوئی جزو پڑھتے تھے تو شیطان ان کی تلاوت میں کچھ زائد کر دیتا تھا۔ یا یہ کہ اکثر ایسا ہوتا تھا لیکن یہ دونوں خیال بداہتاً غلط ہیں۔ نہ تو یہ واقعہ ہوا ہے کہ جب کبھی بھی کوئی رسول پڑھتا تھا تو ضرور شیطان کچھ ملا دیتا تھا اور نہ یہ کہ اکثر ایسا ہوتا تھا۔ اور اگر یہ مراد لو کہ صرف ایک ایک دفعہ ان سے یہ واقعہ ہوا تھا تو یہ الفاظ آیت کے خلاف ہے کیونکہ آیت کے الفاظ یہ ہیں کہ ﴿اِلَّا اِذَا تَمَنّٰى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْ اُمْنِيَّتِهٖ﴾ جب وہ پڑھتا تھا۔ پس یا تو یہ مطلب ہو گا کہ ہمیشہ ایسا ہوتا تھا یا یہ کہ اکثر ایسا ہوتا تھا اور یہ بات عقل و نقل کے خلاف ہے۔

بخاری میں یہ واقعہ صرف اس طرح آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے سورۃ نجم پڑھی اور پڑھنے کے بعد آپ نے اور سب مسلمانوں اور کافروں نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور یہ واقعہ بالکل درست ہے۔ قرآن کریم کو سن کر ایک دفعہ تو مومن و کافر سب کا دل نرم ہو جاتا اور خدا تعالیٰ کے حضور گر جاتا ہے۔ پیچھے خواہ اس کو مانیں یا نہ مانیں۔ لیکن غَرَانِیق العُلٰی کا واقعہ بخاری میں نہیں ہے۔ جو معلوم ہوتا ہے کسی اور راوی نے اپنی طرف سے زائد کر دیا ہے اور اپنی حماقت کا ثبوت دیا ہے۔

مسیحی مصنفین ہمیشہ سے اس قصہ کی وجہ سے اسلام پر اعتراض کرتے چلے آئے ہیں کہ نعوذ باللہ رسول اللہ ﷺ اپنی جماعت کو بڑھانے کے لئے ایسا بھی کر لیا کرتے تھے کہ ان کے مطلب کی بات بھی بیچ میں کر جایا کرتے تھے اور اس اعتراض کی ذمہ داری ان مسلمان مصنفین پر ہے جنہوں نے بلا تحقیق سند اور روایت اس واقعہ کو اپنی کتابوں اور تفسیروں میں جگہ دے کر ان کو اعتراض کا موقع دیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔

باقی یہ جو کہا جاتا ہے کہ ابن حجر نے اس واقعہ کو صحیح کہا ہے تو یہ دلیل بالکل بے وزن ہے۔ ابن حجر نے اس کی ایسی تاویل کی ہے کہ وہ عقل میں ہی نہیں آسکتی اور اس قصہ کے باطل ہونے پر مندرجہ ذیل دلائل شاہد ہیں۔

(۱)...... خود اس آیت کا اس پر چسپاں کرنا۔ کیونکہ جو معنی کئے جاتے ہیں وہ ٹھیک ہی نہیں بنتے۔ جیسے کہ اوپر مذکور ہوا۔

(۲)...... صحیح احادیث میں غرانیق العُلٰی کا کوئی ذکر نہیں۔

(۳)...... تیسرے سورۃ النجم میں ہی بتوں کی سخت مذمت کی گئی ہے اور اس آیت نے بت پرستوں کا ناک کاٹ دیا ہے۔ ﴿اِنْ هِيَ اِلَّا اَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى﴾ نہیں یہ کچھ بھی مگر صرف تمہارے اور تمہارے باپ دادے کے مقرر کردہ نام ہیں۔ نہیں یہ لوگ پیروی کرتے مگر ظن کی اور اپنے دلوں کی خواہشات کی اور حالانکہ البتہ آگئی ہے ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت۔

اس آیت کے ہوتے ہوئے کیونکر ممکن تھا کہ وہ فقرہ زائد کر دیا جاتا اور اس کے زائد کرنے سے تو مطلب بالکل خبط ہو جاتا ہے۔ کیا اس فقرہ پر کافر خوش ہو سکتے تھے کہ ہاں تمہارے بت بھی شفاعت کے قابل ہیں۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ بتوں کا قصہ ہی جھوٹا ہے۔ یہ تو تمہارے اپنے بنائے ہوئے نام ہیں۔ اور تمہارا مذہب تو صرف ہوا و ہوس کا نتیجہ ہے۔ پس مذکورہ بالا آیت اس قصہ کے بطلان پر صاف شہادت ہے۔

باقی رہا ﴿وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ......الخ﴾ والی آیت کا مطلب سو اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا مگر جب وہ کوئی خواہش کرتا ہے تو شیطان اس کی خواہش میں کچھ ڈال دیتا ہے۔ یعنی اس کے نیک ارادوں کے پورا ہونے میں روک پیدا کر دیتا ہے۔ جیسا کہ تمام نبیوں کے ساتھ ہوتا چلا آیا ہے کہ ان کے تمام کاموں میں شیطان اور اس کے ساتھی روکیں ڈالتے ہیں۔ اور اگر تمنّٰی کے معنی پڑھنے کے کئے جائیں تب بھی مطلب صاف ہے کہ جب کبھی کوئی رسول کچھ کتاب پڑھ کر سناتا ہے تو شیطان اس کی تلاوت کے متعلق کچھ ڈال دیتا ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ کہاں ڈال دیتا ہے سو خود قرآن کریم میں ہی دوسری جگہ بیان فرما دیا ہے کہ ﴿اِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ﴾۔ شیطان اپنے دوستوں کی طرف وحی کرتا ہے۔ پس مطلب یہ ہوا کہ شیطان اور اس کے بروز نبی کے وعظ کے وقت اپنے دوستوں کے دلوں میں شکوک پیدا کرتے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان ۱۲/نومبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۵)

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

Microsoft Certified Professional IT Training Centre

Partner Of Central Pacific University USA / Prometric Testcenter
Tel :0049+511+404375 & 0049+1703826764 Fax: 0049-511-4818735
E-mail: profi.it.trani.center@t-online.de Website: www.profiittraining.de

EHRHARTSTR.4 30455 HANNOVER GERMANY

we are offering courses for example,FCS,BCS, MCS.PhD,MCSE,MCDBA, MCSE+A+,MCP+Seit bulding=Webmaster,CCNA,CCNP,Oracle 8i,Oracle Developer, Microsoft Access, Microsoft Visual Basic 6.0, HTML, DHTML,XML, Java Programming, Java Script,C&C++

Charges for accommodation and food per day 8- only

فرانکفورٹ اور اس کے گرد و نواح میں رہنے والے احباب کے لئے خصوصی سہولت۔ آپ ہمارے بیت السبوح کے ساتھ ملحقہ دفتر سے تفصیلی معلومات مندرجہ ذیل پتہ پر حاصل کر سکتے ہیں

Ask Consultants

Bertaung. Finanzdienstleistungen & Immobiliengesellschaft

حکومت جرمنی ذاتی مکان خریدنے والوں کی ۰۰۰،۰۰امارک اور زائد رقم سے مدد کرتی ہے۔ آپ بھی یہ مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ ذاتی مکان خریدنے، بنانے نیز قرضہ کی سہولت اور حکومت سے حاصل ہونے والی مدد کے سلسلہ میں تفصیلی معلومات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

Khawaja Mohammad Aslam & Ahsan Sultan Mahmood Kahloon

Berner Strasse 60 - 60437 Frankfurt am Main. Tel 069-950 95940

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

آنحضور ﷺ کے محترم والدین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ قادر ہے، حکیم بھی ہے اور اس کی حکمت اور مصلحت چاہتی ہے کہ اپنے نبیوں اور ماموروں کو ایسی اعلیٰ قوم اور خاندان اور ذاتی نیک چال چلن کے ساتھ بھیجے تاکہ کوئی دل ان کی اطاعت سے کراہت نہ کرے۔ یہی وجہ ہے جو تمام نبی علیہم السلام اعلیٰ قوم اور خاندان میں سے آتے رہے ہیں"۔ (تریاق القلوب)

ملک عرب میں قبیلہ قریش کا شمار بہت معزز قبائل میں ہوتا تھا اور اس قبیلہ میں خاندان بنوہاشم کو حج کے مہمانوں کی میزبانی کا فریضہ سرانجام دینے کے علاوہ نیکی، صداقت، حلال کی کمائی، حیا، جودوسخا، علم و تدبر کا علمبردار سمجھا جاتا تھا۔ یہ خاندان خوب سیرت ہونے کے ساتھ ساتھ خوبصورتی میں بھی اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا۔

آنحضرت ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب کا اصل نام عامر تھا۔ اُن کے چچا مطلب بن مناف ان کے لڑکپن میں ہی مدینہ سے اپنے ہمراہ لے آئے تھے اس لئے انہیں عبدالمطلب کہا جانے لگا۔ انہیں "شیبۃالحمد" (یعنی سفید بالوں والا قابل تعریف) بھی کہا جاتا تھا۔ ان کا صرف ایک بیٹا حارث تھا جبکہ عرب میں کنبوں کا شرف بیٹوں کی کثرت کی وجہ سے ہوتا تھا اس لئے لوگ انہیں اولاد کی کمی کا طعنہ دیا کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے دعا کی کہ "اے اللہ! اگر تُو مجھے دس بیٹے عطا فرمائے اور وہ عنفوان شباب کو پہنچ جائیں تو اُن میں سے ایک بیٹا تیرے نام پر قربان کردوں گا"۔ اس دعا کے نتیجہ میں انہیں مزید نو لڑکے عطا ہوئے جو جوانی کی عمر کو بھی پہنچ گئے۔ چنانچہ ایک روز انہوں نے اپنے تمام بیٹوں (یعنی حارث، زبیر، ابوطالب، عبداللہ، حمزہ، ابولہب، الغیداق، المقوم، ضرار، عباس) کو اکٹھا کیا اور اپنی نذر کا ذکر کیا۔ سب بیٹوں نے یہی کہا کہ آپ جس طرح چاہیں، ہم حاضر ہیں۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ سب ایک ایک تیر لے کر اُس پر اپنا نام لکھیں تاکہ قرعہ ڈالا جاسکے۔ قرعہ ڈالا گیا جو آپ کے فرزند عبداللہ کے نام نکلا۔

حضرت عبدالمطلب نے عبداللہ کا ہاتھ پکڑا اور خانہ کعبہ کے اُس حصہ کی طرف چل پڑے جہاں قربانیاں کی جاتی تھیں۔ سرداران قریش اور عبداللہ کی بہنوں نے مزاحمت اور آہ و فغاں شروع کردی۔ عبداللہ کے ماموں نے کہا کہ عبداللہ کی قربانی کے بدلہ میں آپ فدیہ دیدیں۔ حضرت عبدالمطلب نے اس سے اتفاق کیا اور فدیہ کی رقم دس اونٹ تجویز کرکے قرعہ ڈالا گیا لیکن قرعہ پھر بھی عبداللہ کے نام نکلا۔ پھر دس اونٹ مزید بڑھاکر قرعہ ڈالا گیا اور اس طرح دس دس اونٹ بڑھاتے بڑھاتے جب سو اونٹ ہوگئے تو قرعہ اونٹوں کے نام نکل آیا۔ حضرت عبدالمطلب نے اپنی تسلی کے لئے تین دفعہ قرعہ ڈالا۔ تینوں بار ایک سو اونٹ قرعہ میں نکلے چنانچہ ایک سو اونٹوں کی قربانی دی گئی۔

آنحضرت ﷺ کے والد ماجد حضرت عبداللہ کی ولادت ۵۴۵ء میں ہوئی تھی۔ آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت عمرو بن عائد تھا۔ آپ کے ساتھ ایک بہن امرالحکیم البیضاء جڑواں پیدا ہوئی۔ آپ نہایت حسین و جمیل تھے اور آپ کی خوبصورتی اور خوب سیرتی کا دُور دُور تک چرچا تھا۔ نہایت سیر چشم اور سخی تھے اور اخلاق میں ایک معتبر شہادت رکھتے تھے۔ دین ابراہیمی پر قائم تھے۔ سعادت مند اور فرشتہ صفت انسان تھے۔ مکہ کی کئی عورتیں آپ سے شادی کی خواہشمند تھیں۔ ۵۷۰ء میں صرف پچیس سال کی عمر میں آپ کی وفات اُس وقت ہوئی جب آپ خشک کھجوروں کی تجارت کی غرض سے یثرب گئے۔ اپنے ننھیال کے ہاں بیمار ہوکر فوت ہوئے اور وہیں دفن ہوئے۔ آپ نے پانچ اونٹ، بھیڑ بکریوں کا ایک چھوٹا ریوڑ، ایک مکان، ایک دوکان، کھجوروں اور چمڑے کا ذخیرہ، دو غلام اور ایک لونڈی ام ایمن ترکہ میں چھوڑی۔

حضرت عبداللہ کا تعلق پانچویں پشت سے کلاب سے ملتا تھا۔ جبکہ حضور اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کا تعلق چوتھی پشت میں کلاب سے مل جاتا تھا۔ آپ قبیلہ بنوزہرہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ وھب بن عبدمناف بن زھرہ بن کلاب کی بیٹی تھیں۔ ۵۵۱ء میں پیدا ہوئیں۔ والدہ کا نام برہ بنت عبدالعزیٰ تھا۔ آپ نہایت گندے معاشرے میں پاکدامنی کی ایک مثال تھیں۔

حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ کے قبائل شروع ہی سے باہم ہمدردانہ تعلقات رکھتے تھے۔ حضرت عبدالمطلب کی طرف سے جب رشتہ کی پیشکش کی گئی تو بلاتامل قبول کرلی گئی۔ شادی کے وقت حضرت آمنہ کی عمر بیس سال تھی۔ شادی کے تین دن بعد آپ اپنے سسرال سے اپنے مکان "رفق المولد" میں منتقل ہوگئیں۔ صرف سات ماہ بعد حضرت عبداللہ کا انتقال ہوگیا۔ اس کے بعد آپ نے کشفاً ایک فرشتہ کو دیکھا جس نے آپ سے پوچھا کہ تمہیں معلوم ہے کہ تم حاملہ ہو؟ آپ نے جواب دیا مجھے علم نہیں۔ اُس نے بتایا کہ تم ایسے بچے کی حاملہ ہو جو سردار اور نبی ہوگا۔ ولادت کے قریب پھر وہی فرشتہ آیا اور کہا کہ یہ دعا کرتی رہو: "مَیں اللہ سے جو واحد اور معبود ہے اس بچے کے لئے پناہ چاہتی ہوں کہ وہ اسے ہر حاسد کے شر سے محفوظ رکھے"۔

جب آپ کو دردزہ ہوا تو اُس وقت آپ نے یوں کشف دیکھا: "مَیں اکیلی اپنے مکان میں تھی کہ مَیں نے ایک خوفناک دھماکے کی آواز سنی جبکہ عبدالمطلب کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ یہ آواز ایسی تھی گویا کوئی دیوار گر گئی ہو۔ مَیں ڈر گئی۔ مَیں نے دیکھا کہ سفید رنگ کا ایک پرندہ اترا اور اُس نے اپنے بازو سے میرے دل کی جگہ کو چھوا چنانچہ میرا خوف دُور ہوگیا اور دردزہ بھی جاتا رہا۔ پھر ایک برتن میں سفید رنگ کا مشروب دیکھا۔ مَیں نے اس کو پی لیا۔ پھر مَیں نے ایک نور کو اپنے قریب آتے دیکھا جو بہت اونچا تھا اور مَیں نے اپنے اردگرد دراز قد عورتیں دیکھیں اور مَیں حیران ہوں کہ یہ میرے حال سے کیسے واقفیت رکھتی ہیں"۔

ایک اَور کشف آپ یوں بیان فرماتی ہیں کہ جس وقت مجھے حمل ہوا تو آواز آئی کہ تم ایسے وجود کی امانتدار بنی ہو جو قوم کا سردار ہوگا۔ جس کی نشانی یہ ہے کہ اس کی پیدائش کے وقت ایسا نور نکلے گا جس سے بصریٰ کے محل روشن ہوجائیں گے۔ اس بچہ کا نام محمد (ﷺ) رکھنا۔

ان کشوف سے بہت پہلے حضرت عبدالمطلب کو بھی ایک کشف دکھایا گیا تھا جسے وہ حضرت ابوطالب پر چسپاں کرتے رہے۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک درخت آسمان سے باتیں کر رہا ہے اور اُس کی شاخیں مشرق و مغرب کے کناروں تک ہیں، عرب و عجم اُس کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔ وہ لحہ بہ لحہ بڑھتا چلا جارہا ہے۔...... قریش کا ایک گروہ اُس کی ٹہنیوں سے لٹک رہا ہے مگر دوسرا گروہ اُس کو کاٹنے کے درپے ہے۔ ایک نہایت بارعب اور خوبصورت نوجوان نے اُس گروہ کو پکڑ لیا اور اُن کی پیٹھوں پر ضربیں لگا لگا کر اُن کی ہڈیاں توڑیں اور آنکھیں نکالیں۔ اُس نوجوان کے جسم سے عجیب خوشبو نکل رہی ہے۔ مَیں نے اپنا ہاتھ بڑھایا کہ اس درخت سے کچھ حاصل کروں مگر مجھے کچھ نہ ملا۔ میرے استفسار پر بتایا گیا کہ اس میں صرف اُن لوگوں کا حصہ ہے جو اسے پکڑے ہوئے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے تجھ سے پہلے اس درخت کو پکڑ لیا۔

آنحضرت ﷺ خود بھی فرمایا کرتے تھے: "مَیں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں، عیسیٰ بن مریم کی بشارت ہوں، اپنی ماں کی وہ رؤیا ہوں جو انہوں نے ظاہری آنکھ سے دیکھا کہ اُن کے جسم سے ایک نور نکلا جس میں انہیں شام کے محلات نظر آئے۔ اور انبیاء کی ماؤں کو اسی طرح دکھایا جاتا ہے۔"

عرب کے رواج کے مطابق ایک بوڑھی عورت نے حمل کے دوران حضرت آمنہ کو لوہے کے کڑے پہنادیئے جو آپ نے اپنی سادگی طبع میں پہن لئے۔ چند دن بعد وہ خودبخود ٹوٹ کر گر گئے جس پر آپ سمجھ گئیں کہ یہ فعل میرے خدا کو ناپسند ہے چنانچہ آپ نے بعد ازاں اپنے وجود سے ان کو علیحدہ رکھا۔

عرب دستور کے مطابق جب آنحضور ﷺ کو دودھ پلانے کیلئے حضرت حلیمہ سعدیہ کے سپرد کیا گیا تو حضرت آمنہ نے یہ دعا کی: "مَیں اپنے بچے کو ربّ ذوالجلال کے سپرد کرتی ہوں اس شر سے جو پہاڑوں میں پلتا ہے۔ یہاں تک کہ مَیں اُسے اونٹ پر سوار دیکھوں کہ وہ غلاموں اور بے کس لوگوں کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کرنے والا ہے۔

حضرت آمنہ ہر سال اپنے شوہر کی قبر پر دعا کی غرض سے جایا کرتی تھیں۔ ۵۷۶ء میں جب آنحضور ﷺ کی عمر چھ سال اور چند ماہ تھی، آپ حضورؐ کو ہمراہ لے کر ایک قافلہ کے ساتھ یثرب کی طرف روانہ ہوئیں۔ خادمہ امّ ایمنؓ بھی ساتھ تھیں۔ یثرب میں ایک ماہ قیام کے بعد جب آپ واپس روانہ ہوئیں تو دورانِ سفر ہی دردسر، کمزوری اور بخار سے اچانک بیمار ہوکر وفات پاگئیں اور ابواء کے مقام پر دفن کی گئیں۔ آپ نہایت قانع اور منکسر المزاج خاتون تھیں۔ شروع ہی سے توحید سے چمٹی ہوئی تھیں، اپنے شوہر کی فرمانبردار تھیں، زیرک اور موقع شناسی کی صفات سے معمور تھیں۔

مکرم فرید احمد ناصر صاحب کا یہ مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ ۴/نومبر ۲۰۰۰ء میں شامل اشاعت ہے۔

.......❀.......❀.......❀.......

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۸/نومبر ۲۰۰۰ء میں شامل اشاعت مکرم اکرم محمود صاحب کے کلام سے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:

اب زخم کوئی باعث آزار نہیں ہے
حیرت میں ہے گُم چشم، گہربار نہیں ہے
دشمن ہیں مری گھات میں اور زادِ سفر میں
جز دستِ دعا کوئی بھی ہتھیار نہیں ہے
کیا دورِ خرافات کی بے فیض زمیں پر
جو خون بہا ہے وہ ثمردار نہیں ہے؟

.......❀.......❀.......❀.......

محترم میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۱/دسمبر ۲۰۰۰ء میں مکرم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب اپنے استاد محترم میاں محمد ابراہیم صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قریباً ۱۹۲۰ء میں اہل حدیث کے عالم مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے جموں میں دو تین لیکچر دیئے جن میں احمدیت پر بھی اعتراضات کی بارش برسائی۔ ایسے میں ایک پندرہ سولہ سالہ لڑکے نے سٹیج پر جاکر ایک ایک اعتراض کا مدلل جواب دیا اور کوئی ۴۵ منٹ تک یہ نوجوان بولتا رہا۔ کامیابی اس نوجوان کا مقدر ٹھہری۔ انہی دنوں غیر مبایعین کے مولوی عصمت اللہ صاحب نے جموں پہنچ کر لیکچر دیئے اور احمدیوں کو مناظرہ کا چیلنج دیدیا۔ اُس وقت بھی یہی لڑکا خود اعتمادی سے آگے بڑھا اور میدان مار لایا۔ یہ نوجوان تھے محترم میاں محمد

ابراہیم صاحب۔

جب آپ دسویں کلاس میں تھے تو آپ کے سکول میں روزانہ ایک لیکچر ہوتا تھا جس میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے اپنے مذہب کے حوالہ سے بات چیت کرتے۔ آپ نے محسوس کیا کہ مسلمان اساتذہ کی باتیں نہایت سطحی ہوتی ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے ماسٹر صاحب سے اپنے بارہ میں عرض کیا اور پھر مسلسل سات روز تک ''ہستی باری تعالیٰ'' کے موضوع پر لیکچر دیتے رہے۔ ان لیکچرز کا مواد حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب سے لیا۔

سکول کے زمانہ میں آپ نے تعلیمی اور کھیل کے میدانوں میں بہت سے انعامات حاصل کئے اور اپنا لوہا منوایا۔ کئی امتحانات میں اوّل آتے رہے۔ کالج کی کرکٹ ٹیم کے کپتان رہے۔ ہاکی میں قادیان کلب کی دھاک بٹھائی۔ جب امریکہ گئے تو اپنی علم دوستی، تعلیم اور زبان سے امریکیوں کو اتنا متاثر کیا کہ ۱۹۷۷ء میں وہاں کی ایک عیسائی تنظیم نے آپ کو ڈاکٹریٹ آف ڈیوِنٹی کی ڈگری عطا کی۔ لیکن آپ کی انکساری ملاحظہ ہو کہ کبھی اس کا اظہار نہیں کیا کہ آپ کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری مل چکی ہے۔

آپ کا شمار ایک بہترین استاد کے طور پر کیا جاتا رہا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی اپنے بچوں اور دیگر افراد خاندان کا اتالیق آپ کو مقرر کئے رکھا۔ ہیڈ ماسٹری سے ریٹائرڈ ہوئے تو جامعہ احمدیہ میں پروفیسر لگا دیئے گئے۔ دعوت الی اللہ کے لئے امریکہ بھجوائے گئے تو وہاں بھی عیسائیوں سے متعدد کامیاب مباحثے کئے۔ ''احمدیہ گزٹ'' اور ''مسلم سن رائز'' کی ادارت کی بھی توفیق پائی۔

صوبیدار میجر عبدالقادر صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۸ر ستمبر ۲۰۰۰ء میں مکرمہ نسیم ناہید ساہی صاحبہ اپنے تایا محترم صوبیدار میجر عبدالقادر صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ آپ کو جب آپکے والد کی وفات کے بعد گاؤں کا نمبردار بنایا گیا تو محترم مہر دین پٹواری صاحب کے ذریعہ آپ کو احمدیت سے تعارف حاصل ہوا اور سلسلہ کی بعض کتب بھی پڑھیں لیکن فوج میں ہونے کی وجہ سے آپ کو احمدیت قبول کرنے میں ہچکچاہٹ تھی تاہم آپ کی شخصیت پر احمدیت کا رنگ اس قدر نمایاں تھا کہ یہ مشہور تھا کہ آپ احمدی خیال کے افسر ہیں۔

۱۹۳۶ء میں جارج ششم کی کارونیشن کی تقریبات کے لئے آپ کو اپنی بٹالین کے مسلم فوجیوں کے نمائندہ کے طور پر انگلینڈ بھجوایا گیا۔ ایک احمدی محترم رسالدار نظام دین صاحب بھی (جو بعد میں کرنل کے عہدہ تک پہنچے) آپکے ہمراہ تھے۔ جب جہاز ''لیورپول'' میں لنگرانداز ہوا تو آپ کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ نظام دین صاحب کا استقبال کرنے کیلئے حضرت چودھری محمد ظفراللہ خانصاحبؓ تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ کے دل و دماغ پر اس بات کا بے حد اثر ہوا کہ احمدیت میں خونی رشتہ نہ ہونے کے باوجود بے لوث پیار کا رشتہ قائم ہے۔

۱۹۳۹ء میں فوج سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد آپ نے باقاعدہ احمدی عقائد کا مطالعہ شروع کیا اور بالآخر ۱۹۴۱ء میں اپنے خاندان میں سب سے پہلے قبول احمدیت کی توفیق پانے کی سعادت حاصل کرلی۔ اس کے ساتھ ہی خاندان بھر میں آپ کے خلاف شدید ردّعمل ہوا۔ لیکن آپ نے تمام مصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ کچھ ہی عرصہ میں آپ کے ایک داماد محترم لیفٹیننٹ عزیز اللہ صاحب بھی احمدی ہوگئے جو آپ کی بہن کے بیٹے تھے۔ یہ بات کسی معجزہ سے کم نہ تھی۔ اُن کے والد یعنی آپ کے بہنوئی نے اس کے بعد دشمنی میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ حتی کہ وفات کے وقت انہوں نے اپنے بیٹے کو عاق کرنا چاہا لیکن زبان گنگ ہوجانے کی وجہ سے پنسل کاغذ منگوایا۔ بعد میں اُن کی لکھی ہوئی تحریر کسی سے پڑھی نہیں گئی۔ اس واقعہ سے اُن کے بیٹے کا احمدیت پر ایمان اَور بھی پختہ ہوگیا۔ وہ آخر دم تک عارفوالہ کے صدر جماعت اور نائب امیر ضلع ساہیوال رہے۔

محترم عبدالقادر صاحب میرے تایا تھے۔ جب قیام پاکستان کے بعد ہمارا گھرانہ ہجرت کرکے آیا تو آپ نے ہی ہمیں پناہ دی اور بہت محبت کا سلوک کیا۔ پھر آہستہ آہستہ احمدیت کے بارہ میں لٹریچر میرے والدین کو پڑھنے کے لئے دیا۔ میری والدہ نے پوری تحقیق کے بعد احمدیت قبول کرلی۔ میرے والد کو غیروں نے بہت بھڑکایا لیکن انہوں نے یہی جواب دیا کہ ہر ایک نے اپنے اپنے اعمال کا جوابدہ ہونا ہے۔ والد اگرچہ احمدی نہیں ہوئے لیکن اُن کے اس جواب نے ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہ بننے دیا۔ ہم نو بہن بھائی ہیں جن میں سے سات خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت سے وابستہ ہیں۔

ہمارے تایا جان نے اپنے گاؤں میں احمدیت کے لئے بہت کوشش کی۔ آپ ایک پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔ آپ نے کئی احمدی مہاجرین کو اپنے گاؤں میں آباد کروایا۔ اپنی زمین میں سے ایک حصہ پر مسجد فضل تعمیر کروائی اور اُس قطعہ زمین کو صدر انجمن احمدیہ کے نام منتقل کردیا۔ جو مربیان گاؤں میں آتے، وہ آپ کے ہی مہمان بنتے اور آپ خود اُن کی خدمت کرکے خوش ہوتے۔ آپ نے قبول احمدیت کے بعد قادیان میں بھی ایک مکان بنایا تھا اور کچھ زمین بھی تھی۔ بعد میں حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر آپ نے کوئی کلیم (Claim) داخل نہیں کیا۔ آپ موصی بھی تھے۔ بعض وجوہات کی بناء پر اپنے آبائی قبرستان میں ہی دفن ہوئے لیکن وصیت کی رقم مکمل ادا کردی۔ تحریک جدید کے دفتر اوّل کے مجاہد بھی تھے اور اب بھی آپ کا چندہ قائم ہے۔ اپنی وفات سے چند سال قبل تک جماعت احمدیہ قادر آباد کے صدر رہے۔

چندرا شیکھر

نوبل لارئیٹ عظیم سائنس دان چندرا شیکھر ۱۹۱۰ء میں لاہور میں پیدا ہوئے۔ وہ چھ سال کے تھے کہ والد کے تبادلہ کی وجہ سے اُنہیں مدراس جانا پڑا۔ کالج کی تعلیم مکمل کرکے انہوں نے ۱۹۳۰ء میں کیمبرج سے Ph.D. کی ڈگری لی۔ پھر وہ امریکہ جاکر شکاگو یونیورسٹی سے منسلک ہوگئے اور ''اسٹروفزیکل جرنل'' کی بیس سال تک ادارت بھی کرتے رہے۔ اُن کو طبیعات سے بہت دلچسپی تھی۔ اُن کے ایک انکل Sir C.V.Raman اور دو شاگردوں لی اور ینگ نے بھی فزکس میں نوبل انعام حاصل کیا تھا۔ چندرا کو نوبل انعام ۱۹۸۲ء میں بلیک ہولز کا سائنسی شعور پیش کرنے پر ملا۔ اگرچہ اپنا نظریہ وہ بیس سال پہلے پیش کرچکے تھے لیکن اُس وقت مشہور زمانہ سائنس دان ایڈنگٹن نے اس نظریہ کو ردّ کردیا۔ لیکن بیس سال بعد یہ تھیوری مان لی گئی اور اب اس کا نام چندرا شیکھر لمٹ (Limit) ہے جس میں ستاروں کے اختتام کے حوالہ سے بلیک ہول کی وضاحت کی گئی ہے۔

امریکی صدر لنڈن جانسن نے ۱۹۷۶ء میں چندرا کو نیشنل میڈل آف سائنس عطا کیا۔ انہیں امریکہ میں نہایت خفیہ سائنسی لیبارٹریز میں بھی کام کرنے کا موقع ملا۔ امریکہ میں ہی ۲۱ر اگست ۱۹۹۵ء کو اُن کی وفات ہوئی۔

یہ مضمون روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۲۳ر ستمبر ۲۰۰۰ء میں مکرم محمد زکریا ورک صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

قرآن کریم کے اعراب اور نقاط کا تاریخی جائزہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''قرآن کریم وہ یقینی اور قطعی کلام الٰہی ہے جس میں انسان کا ایک نقطہ یا ایک شعشہ تک دخل نہیں اور وہ اپنے الفاظ اور معانی کے ساتھ خدائے تعالیٰ کا ہی کلام ہے''۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۲۲ر ستمبر ۲۰۰۰ء میں شامل اشاعت ایک تفصیلی مضمون میں مکرم عبدالسمیع خان صاحب نے قرآن کریم میں اعراب اور نقاط لگائے جانے کے بارہ میں تفصیلی تاریخی جائزہ پیش کیا ہے۔

قدیم عرب میں اگرچہ اعراب و نقاط کا وجود تھا لیکن بعد کے کسی زمانہ میں اسے ترک کردیا گیا۔ حضرت ابن عباسؓ کی ایک روایت کے مطابق نقطوں کے موجد کا نام عامر بن جدرہ تھا جو قبیلہ بولان سے تعلق رکھتا تھا۔ قرآن کریم کی اوّلین کتابت میں بھی نقاط اور اعراب نہیں لگائے گئے تھے کیونکہ اُس وقت جو عربی خط رائج تھا وہ ان کے بغیر ہوتا تھا۔ اِس خط کی نسبت حیرہ سے ہے جو کوفہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے اور اب نجف کہلاتا ہے۔ بعد میں یہی خط ''خطِ کوفی'' کے نام سے مشہور ہوا۔ قوی قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں خطِ کوفی میں ہی قرآن کریم لکھا گیا۔ اگرچہ اُس زمانہ کا قرآن کریم کا کوئی نسخہ محفوظ نہیں ہے لیکن آنحضور ﷺ کے بادشاہوں کے نام خطوط اور دیگر مصاحف بھی خط کوفی میں ہی لکھے گئے ہیں جو آج بھی محفوظ ہیں۔

حضرت عثمانؓ کے دَور میں لکھا جانے والا قرآن کریم کا نسخہ جو مصحفِ امام کہلاتا ہے، یہ بھی خطِ کوفی میں ہی لکھا گیا ہے۔ اس میں اعراب اور نقاط نہیں لگائے گئے لیکن اس کا تلفظ وہی تھا جو آج بھی رائج ہے۔ اُس زمانہ میں نقاط اور اعراب کے بغیر پڑھنے پر لوگ پوری طرح قادر تھے بلکہ بسا اوقات نقطے ڈالنا معیوب سمجھا جاتا تھا۔

جب عجمی اقوام نے اسلام قبول کیا تو مادری زبان عربی نہ ہونے کی وجہ سے وہ قرآن کریم کی تلاوت میں غلطیاں کرنے لگے۔ اس پر حضرت علیؓ نے ابوالاسود دئلی کو چند قواعد بتاکر اس فن کی تدوین پر مامور کیا اور اس طرح ''علم النحو'' کے ابتدائی اصول وجود میں آئے۔ قرآن کریم پر نقاط اور اعراب لگانے کا کام بھی ابوالاسود کے ذریعہ ہی سرانجام پایا۔ ابوالاسود بصرہ کے قاضی تھے اور انہوں نے نقط مصاحف پر ایک رسالہ بھی تحریر کیا تھا۔ آپ ۶۹ھ میں فوت ہوئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت قتادہؓ، حضرت حسن بصری، ابن سیرین اور دیگر بہت سے علمائے سلف میں سے اکثر قرآن کریم پر نقاط یا دیگر علامات لگانا مکروہ بلکہ ایک طرح کی بدعت سمجھتے تھے۔ حضرت امام مالکؒ نیم خواندہ لوگوں یا بچوں کے لئے نقاط و علامات لگانا جائز سمجھتے تھے لیکن بالغوں کے لئے اسے جائز نہیں سمجھتے تھے۔ مگر لوگ آہستہ آہستہ نقطوں اور اعراب والے قرآن کی طرف راغب ہوتے گئے اور علماء نے بھی اس کو پسندیدہ قرار دیدیا۔

اس سلسلہ میں دوسرا قدم عبدالملک بن مروان نے اٹھایا۔ اسی طرح حجاج بن یوسف کی خدمات بھی قابل ذکر ہیں جس کی سرپرستی میں یہ کام ابوالاسود کے دو شاگردوں یحیٰ بن یعمر اور نصر بن عاصم نے آگے بڑھایا۔ نصر نے نقطے وضع کرکے حروف کے مابین اشتباہ کو ختم کردیا۔ آپ بصرہ کے قاری تھے۔

آغاز میں اعراب کی بجائے بھی نقاط ہی استعمال کئے جاتے تھے لیکن اُن کا رنگ سیاہ کی بجائے سرخ یا قرمزی ہوتا تھا۔ دوسری صدی ہجری کے وسط میں علم عروض کے بانی خلیل بن احمد نے اعراب کی خاص شکلیں وضع کیں۔ انہوں نے ہمزہ، تشدید اور اشمام کی اصطلاحات بھی ایجاد کیں۔ اس طرح عبارت کا پڑھنا نہایت آسان ہوگیا۔

عباسی دَور کے ایک وزیر ابن مقلہ نے جو تیسری صدی ہجری کے آخر اور چوتھی صدی ہجری کے اوائل کے ایک باکمال خطاط تھے، رسم الخط میں بہت سی انقلابی تبدیلیاں ایجاد کیں۔ انہوں نے چھ نئے خط بھی ایجاد کئے جن میں سے سب سے مشہور ''خط نسخ'' ہے جو ۳۱۰ھ میں ایجاد ہوا اور اپنی عمدگی کی وجہ سے قرآن لکھنے کے لئے مخصوص ہوگیا۔

ساتویں صدی ہجری میں امیر علی تبریزی نے ایک خوبصورت خط ایجاد کیا جو ''خط نستعلیق'' کہلاتا ہے۔ یہ خط اردو زبان میں لکھنے کے لئے خاص طور پر بہت معروف ہوا۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

08/10/2001 – 14/10/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 8th October 2001

00.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
00.35	Children's Class: By Huzoor - Class No.153 Part 1 Rec.14.08.99
01.10	MTA USA: The story of Grand Canyon Park
02.05	Rohani Khazaine: Quiz Programme Organised by Jamaat Ahmadiyyat Rabwah
02.45	Rencontre avec les Francophone
03.55	Proceedings of Jalsala Germany 2001 Second Day speech by Hazoor
06.00	Tilawat, News, Dars Malfoozat
06.50	Rohani Khazaine: Quiz Programme ®
07.40	Jalsa Salana Germany 2001 ®
09.45	Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
10.55	Children's Class: By Hazoor ®
11.30	Learning Chinese: Lesson No.236 ®
12.00	Tilawat, News
12.35	Bengali Service: Various Items
13.35	Rencontre Avec Les Francophones ®
15.00	MTA USA: Grand Canyon ®
15.55	Children's Class: By Hazoor ®
16.30	Learning Chinese: Lesson No.236 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	Rencontre Avec Les Francophones ®
19.15	Jalsa Salana Germany 2001 ®
21.20	Majlis e Irfan with Urdu Speaking Friends ®
22.20	Rohani Khazaine: Quiz Prog. ®
23.00	MTA USA: Grand Canyon ®

Tuesday 9th October 2001

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
01.00	Children's Corner: With Huzoor Class No.153 – Rec.14.08.99 –Final Part
01.35	Children's Corner: Yassranal Quran Class No.16
01.55	Tarjamatul Quran : By Huzoor. Lesson No.212 Rec: 12.11.97
03.00	Medical Matters: Various Topics Prog.No.6
03.25	Mulaqat With Bengali Friends: Rec: 02/10/01
04.25	Learning Languages: Le Francais C'est Facile Lesson No.19
04.55	Urdu Class: By Hazoor. Class No. 273
06.05	Tilawat, News, Dars ul Hadith
06.55	Medical Matters: Various Topics ® Produced by MTA Pakistan
07.20	Jalsa Proceeding
10.00	Indonesian Service: Various Programmes
11.00	Children's Class: By Hazoor ®
11.35	Le Francais C'est Facile: Lesson No.19 ®
12.05	Tilawat, News
12.35	Bengali Service: Various Items
13.35	Bengali Mulaqat: Rec.02.10.01 ®
14.45	Tarjumatul Quran Class: By Huzoor ® Lesson No.212 – R ec.12.11.97
16.00	Children's Class: By Hazoor – No.153®
16.35	Children's Corner: Yassranal Quran No.16 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	Jalsa Proceedings ®
20.55	Bengali Mulaqat: With Huzoor ®
21.55	Medical Matters: Prog. No.6 ®
22.20	Tarjumatul Quran Class: With Huzoor ®
23.25	Le Francais C'est Facile: Lesson No. 19 ®

Wednesday 10th October 2001

00.05	Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
00.45	Children's Corner: Hikayatee Shereen
01.00	Tarjumatul Quran: With Hazoor Class No.213
02.05	Mulaqat: With Huzoor & Atfal Rec:17.05.00
03.00	Learning Languages: Urdu Asbaaq No.66 Hosted by Maulana Ch. Hadi Ali Sahib
03.30	Children's Corner: Waqfeen-e-NauProg.
04.00	Highlights of J/S Germany 2001 Concluding Address by Hazoor
06.10	Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
07.00	Swahili Programme: Revelations – Part 2 Host: Abdul Basit Shahid Sahib
07.50	High Lights of Jalsa Salana Germany 2001
10.00	Indonesian Service: Various Items
11:00	Children's Corner: Waqfeen e Nau ®
11.30	Urdu Asbaaq: Lesson No.66 ®
12.05	Tilawat, News
12.35	Bengali Shrompachar: Various Items
13.35	Atfal Mulaqat: With Huzoor Rec: 17/05/00 ®
14.50	Tarjamtatul Quran: Class No.213 ®
15.55	Children's Corner: Waqfeen e Nau ®
16.25	Learning Languages: Urdu Asbaaq No.66 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	French Programme: Mulaqat – Rec.11.05.98
19.20	Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
20.20	Tarjumatul Quran Class: By Hazoor ®
21.25	Jalsa Salana Germany 2001 ®
23.30	Urdu Asbaaq: Lesson No.66 ®

Thursday 11th October 2001

00.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
00.55	Children's Corner: Guldasta
01.25	Hunar: Production of Lajna Imaillah, Pakistan
01.55	Homeopathy Class: By Hazoor
03.00	Aina: A reply to allegations made in the Newspapers against Ahmadiyyat Host: Laiq A. Abid Sb.
03.25	Q/A Session: With Hazoor Rec.13.12.96 With English Speaking Guests
04.30	Learning Languages: Learning Chinese with Usman Chou Sb.
05.00	Urdu Class: By Hazoor
06.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
07.00	Sindhi Programme: Various Items
07.50	Sindhi Programme: 40 Gems
08.00	Aina: ®
08.25	Documentary:
09.00	Urdu Class: By Hazoor ®
10.00	Indonesian Service: Various Items
11.00	Children's Corner: Guldasta ®
11.30	Learning Chinese:
12.05	Tilawat, News
12.35	Bengali Service: F/S Rec.24.11.95 With Bengali Translation
13.40	Q/A Session : With Hazoor Rec.13.02.00®
15.00	Homeopathy Class: Lesson No.47 ®
16.05	Children's Corner: Guldasta ®
16.35	Learning Chinese: ®
17.05	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	French Programme: Various Items
18.55	Urdu Class: By Hazoor ®
19.55	Documentary: ®
20.30	Q/A Session: With English Speakers ®, Speech
21.35	
22.00	Homeopathy Class: Lesson No.47®
23.05	Aina: ®
23.30	Learning Chinese: ®

Friday 12th October 2001

00.05	Tilawat, MTA News, Dars ul Hadith
00.35	Children's Class: Lesson No.69 (Canada)
01.35	Majlis-e-Irfan: With Urdu Speaking Friends
02.35	MTA Sports: Badminton Match
03.35	Safar Hum Nay Kiya: Visit to Baansra Gali
03.50	Lajna Magazine: Prog. No.15
04.40	Urdu Class: By Hazoor Lesson No.274 Rec.25.04.97
06.05	Tilawat, News, Dars ul Hadith
06.45	Siraiky Programme: F/ S – Rec.04.05.01 With Siraiky Translation
07.40	MTA Sports: Badminton Match ®
08.45	Urdu Class: Lesson No.274 ®
10.00	Indonesian Service: Various Items
10.30	Bengali Shomprachar: Various Items
11.00	Seeratun Nabi (SAW)
11.45	Darood Shareef
12.00	Friday Sermon: By Hazoor
13.05	Tilawat, Dars Malfoozat, MTA News
13.40	Majlis Irfan: With Urdu Speaking Friends ®
14.40	Safar Hum Nay Kiya: Visit to Baansra Gali ®
14.55	Friday Sermon: Rec.12.10.01®
15.55	Children's Class: Lesson No.69 ® Hosted by Naseem Mehdi Sahib
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	French Programme: Aurore No.3 La vie du Saint Prophete Mohammad (SAW)
18.40	French Programme: Various Items
19.00	Urdu Class: Lesson No.274 ®
20.15	Friday Sermon: By Hazoor ®
21.15	Safar Hum Nay Kiya: Visit to Baansra Gali ®
21.30	Majlis-e-Irfan: With Urdu Speaking Friends ®
22.25	Lajna Magazine: Prog. No.15 ® Produced by Lajna Imaillah Pakistan
23.00	MTA Sports: Kabadee Single Final ®

Saturday 13th October 2001

00.05	Tilawat, MTA News, Darsul Hadith
00.55	Children's Corner: Waqfeen-e-Nau Prog. No.4
01.15	Kehkashan Programme: Hosted by Nafees Ahmad Ateeq Sahib
01.40	Friday Sermon: Rec.12.10.01®
02.40	Computers for Everyone: Part 119 Presented by Mansoor A. Nasir Sb
03.20	German Mulaqat: Rec.03.10.01®
04.20	Urdu Asbaq: Lesson No.18
04.55	Liqaa Ma'al Arab: Session No.399
06.05	Tilawat, News, Darsul Hadith
06.55	MTA Mauritius: Class Des Enfants
07.45	Tabbarukat: Speaker Mau. Abdul M.Khan Sb. J/S Rabwah 1975
08.35	Safar Hum Nay Kiya: Muree
09.05	Liqaa Ma'al Arab: Session No.399®
10.05	Indonesian Service: Various Items
11.05	Urdu Asbaq: Lesson No.18 ®
11.40	Children's Corner: Waqfeen-e-Nau Item ®
12.05	Tilawat, MTA News
12.35	Bengali Service: Various Items
13.35	German Mulaqat: With Hazoor ®
14.35	Computers for Everyone: Part 119 ®
15.05	Quiz Khutbat-e-Imam: From F/S – 28.01.00
15.55	Children's Class: By Hazoor- Rec.13.10.01
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	French Programme: Class Des Enfants ®
19.00	Liqaa Ma'al Arab : ®
20.00	Arabic Programme: Extracts from Tafseer-ul-Kabir, Programme. No.36
20.30	German Mulaqat: With Hazoor ®
21.30	Computers for Everyone: Part 119 ®
22.00	Children's Class: By Hazoor ®
23.00	Quiz Khutbat-e-Imam: ®
23.25	Urdu Asbaaq: Lesson No.18 ®

Sunday 14th October 2001

00.05	Tilawat, News, Seerat un Nabi (saw)
00.55	Children's Corner: Moshaira Prog. No.2
01.15	Children's Corner: Kudak No.17
01.35	Dars-ul-Quran: Lesson No.14 Rec. 05.01.99
03.00	Hamari Kaenat: No.111
03.20	Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat Rec. 07.10.01
04.20	Learning French: Lesson No.15
05.00	Urdu Class: Lesson No.275 – Rec.26.04.97
06.05	Tilawat, News, Seerat un Nabi (saw)
07.00	Dars-ul-Quran: Lesson No.14®
08.30	Chinese Programme: Islam Among Religions – Pt 9
08.55	Urdu Class: Lesson No.275 ®
10.00	Indonesian Programme: Various Items
10.55	Children's Class by Hazoor ®
12.05	Tilawat, News
12.40	Bengali Service: Various Items
13.40	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®
14.30	Hamari Kaenat: No.111 ®
15.00	Friday Sermon by Hazoor Rec.12.10.01®
16.00	Children's Corner: Kudak No.17 ®
16.20	Le Francais C'est Facile Lesson No.15 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	English Programme
19.00	Urdu Class: Lesson No.275 ®
20.05	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®
21.15	Hamari Kaenat: No.111 ®
21.35	Dars-ul-Quran: No.14®
23.00	Documentary: Malum Jabba - Pakistan
23.30	Le Francais C'est Facile: Lesson No.15 ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249
Vol. 8 Friday, October 5, 2001 Issue No. 40

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

قادیان دارالامان میں پہلا جرمن سیاح اور اس کے روح پرور تاثرات

۷۱سال پیشتر ایک جرمن سیاح مسٹر Wagner Chemnists Fredrick فریڈرک ویگنر چیمنسٹز نامی چین سے براستہ لداخ ہندوستان میں آیا اور مختلف دیار اور امصار سے پھرتا ہوا اواخر نومبر ۱۹۳۰ء میں قادیان میں وارد ہوا۔ جس کے تاثرات ریویو آف ریلیجنز انگریزی (قادیان) کے شمارہ مئی ۱۹۳۲ء میں سپرد قرطاس ہوئے۔ ذیل میں الفضل ۹رجون ۱۹۳۲ء صفحہ ۱۱ کے حوالے سے ان روح پرور تاثرات کا اردو ترجمہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ ذکر کرنا بھی مناسب ہوگا کہ الفضل میں اس ترجمہ کی اشاعت کے بعد اسے احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن (احمدیہ جوبلی ہال۔ افضل گنج) حیدر آباد دکن کی طرف سے ایک نہایت دیدہ زیب دو ورقہ کی صورت میں بھی شائع کیا گیا تھا۔ اب تاثرات ملاحظہ فرمایئے:

قادیان میں قیام

میرا ارادہ چند گھنٹے یا زیادہ سے زیادہ ایک دن قادیان میں ٹھہرنے کا تھا۔ لیکن باوجود اس کے کہ جب مَیں آیا تو میری ظاہری حالت بالکل معمولی تھی اور لمبے سفر کی وجہ سے بالکل خستہ ہو رہا تھا یہاں بڑی گرمجوشی کے ساتھ میرا خیر مقدم کیا گیا۔ جو بہترین قیام گاہ اس وقت میسر تھی وہ میرے لئے تجویز کی گئی۔ اور جلدی ہی مجھے کم از کم ایک ہفتہ ٹھہرنے کی دعوت دی گئی۔ اس وجہ سے مجھے اپنا پروگرام منسوخ کر کے یہاں ایک ہفتہ ٹھہرنا پڑا۔ بعد میں متواتر اصرار پر مجھے اپنا قیام اس قدر لمبا کرنا پڑا کہ مَیں یہاں قریباً سات ہفتے ٹھہرا۔ اس طرح مجھے جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بھی دیکھنے کا موقعہ مل گیا۔ جس میں ملک کے ہر حصہ سے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ اس جلسہ کے متعلق مَیں نہایت اعلیٰ رائے رکھتا ہوں۔

عیسائی محققین اور قادیان

یقیناً بہت سے عیسائی ایسے ہیں جو اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں اس کے دو ہی طریق ہیں۔ ایک تو یہ کہ کتابوں کا مطالعہ کیا جائے اور دوسرے یہ کہ اسلامی ممالک میں رہائش اختیار کی جائے۔ کتابوں کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ بہت سی کتابیں ایسی ہیں جو اسلام کے متعلق غلط خیالات پیش کرتی ہیں۔ جماعت احمدیہ کا ایک بہت بڑا کارنامہ یہ بھی ہے کہ اس نے ایسے غلط بیانوں کی تصحیح کی ہے اور اسلام کے متعلق صحیح معلومات کا ذخیرہ فراہم کر دیا ہے۔ جو لوگ اسلامی ممالک میں نہیں جا سکتے۔ انہیں چاہئے کہ جماعت احمدیہ کا مہیا کردہ لٹریچر پڑھیں۔ اسلامی ممالک میں جانے والوں کے لئے ایک بڑی دقت یہ ہے کہ انہیں اس ملک کی زبان سیکھنی پڑتی ہے۔ لیکن یہ ہر ایک نہیں کر سکتا۔ اب یہ دقت رفع ہو گئی ہے۔ ایسے متلاشی حق اگر قادیان جائیں تو انہیں وہاں متعدد ایسے لوگ ملیں گے جو نہایت فصیح انگریزی جانتے ہیں اور کئی ایک ایسے مشنری وہاں موجود ہیں جو یورپ کے مختلف ممالک اور امریکہ سے واپس آئے ہوئے ہیں۔ اور عیسائی ممالک کے حالات کا تجربہ رکھتے ہیں۔ قادیان میں جانے والے ہر شخص کو وہاں کئی لوگ ایسے ملیں گے جن سے وہ آسانی کے ساتھ تبادلہ خیالات کر سکتا ہے۔

قادیان کی فضا

قادیان کی فضا مادی دنیا سے بالکل مختلف اور خالص روحانی ہے۔ یہاں مذہبی خیالات کا پرچار رہتا ہے۔ یہاں رہنے سے انسان کے اندر ایسی طاقت پیدا ہوتی ہے کہ وہ روزمرہ کی زندگی میں مادیات کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو سکتا ہے۔ یہ روح اور جسم دونوں کے لئے امن اور تازگی و آسودگی کا مرکز ہے۔ جائے وقوع بھی ایسی ہے جو مادی لحاظ سے بہت اچھی ہے۔ یہاں شاید ایک آدھ ہی موٹر کار نظر آئے گی۔ ریلوے اسٹیشن بھی فاصلہ پر ہے۔ موجودہ زمانہ کی ایجادیں یہاں کی زندگی کو پریشان نہیں کرتیں۔ قادیان مختلف ممالک کے لوگوں کا مرکز ہے اور اس لئے یہاں مختلف خیالات اور علوم سے تعلق رکھنے والے لوگ جمع ہیں۔ جو شخص یہاں کوشش کر کے کچھ حاصل کرنا چاہے وہ اطمینان قلب سے حاصل کر سکتا ہے۔ اور ایسا شخص جوں جوں تلاش کرے گا اسے یہاں کبھی نہ ختم ہونے والے نئے نئے خزانے حاصل ہوتے جائیں گے۔

قادیان سے کیا حاصل ہوا

یہاں پر مَیں نے ہر قسم کی گفتگو کی اور مختلف کتب کا مطالعہ کیا جن میں ٹیچنگز آف اسلام کا اثر میرے قلب پر بہت گہرا ہے۔ اس طرح اسلام کے متعلق میرے علم میں بیش بہا اضافہ ہوا۔ اور قرآن

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَاللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (التوبہ:۱۸)

مسجد احمدیہ سنگاپارنا، تاسک ملایا، انڈونیشیا

(مرسلہ: سیوطی عزیز ۔مبلغ انڈونیشیا)

مسجد احمدیہ سنگاپارنا (Singaparna) تاسک ملایا، مغربی جاوا، انڈونیشیا
یہ مسجد حضرت مولانا رحمت علی صاحبؓ کے زمانہ میں تعمیر کی گئی تھی۔
حضرت مولانا رحمت علی صاحبؓ کی احباب جماعت کے ساتھ یہ تصویر ۱۹۴۰ء میں لی گئی تھی

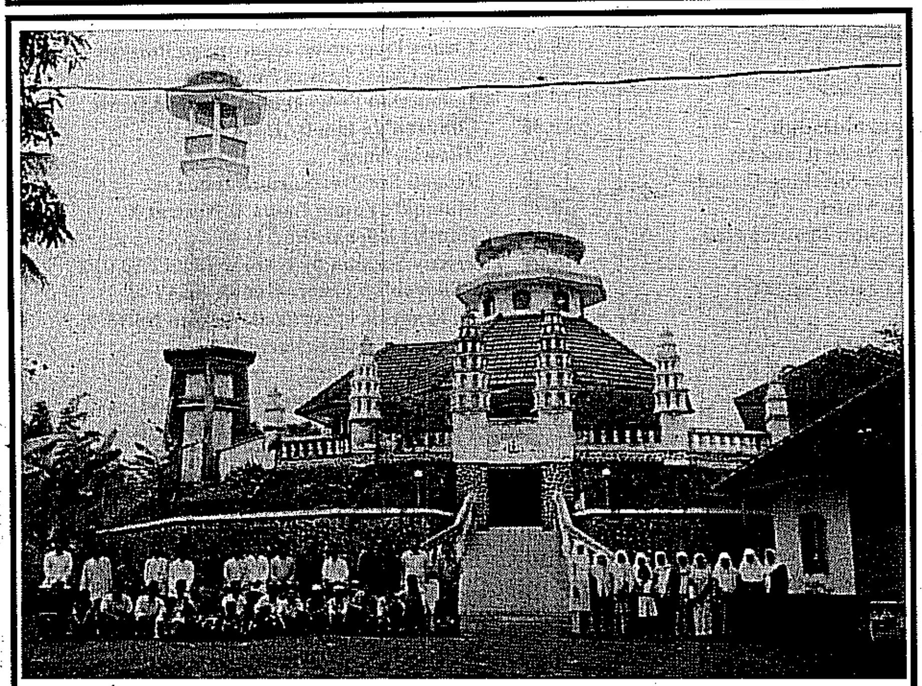

یہی مسجد ۱۹۸۸ء میں دوبارہ تعمیر کی گئی ہے۔ مسجد کے سامنے مجلس عاملہ جماعت احمدیہ سنگاپارنا اور احباب جماعت کے ساتھ ایک گروپ فوٹو

خدا کی تقدیر یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ ہر سال احمدیت کے حق میں ایک نئی شان لے کر آئے گا۔ ہر سال احمدیت کا سال ہو گا۔

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔